معارف امام احمد رضا

ترتیب

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

رضا اکیڈیمی
رجسٹرڈ لاہور
(پاکستان)

دائرہ معارف امام احمد رضا

(حیاتِ امام احمد رضا کا پندرہ جلدوں پر مشتمل ایک جامع منصوبہ)

خاکہ

(برائے عالمی جامعات و ادارہ ہائے تحقیقات اسلامی)

ترتیب

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ناشر

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

سلسلہ مطبوعات نمبر ۱۱۹

کتاب	دائرہ معارف امام احمد رضا
مصنف	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
کتابت	الحاج شاہ محمد چشتی، قصور
صفحات	
تعداد	۲۰۰۰ (دو ہزار)
اشاعت اول	۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۲ء کراچی
اشاعت دوم	۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۶ء لاہور
ناشر	رضا اکیڈمی لاہور
مطبع	احمد سجاد پرنٹرز، موہنی روڈ لاہور
ہدیہ	دعائے خیر برائے معاونین

نوٹ: بیرونی حضرات دس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

رابطہ
رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ)
مسجد رضا، محبوب روڈ چاہ میراں، لاہور۔ ۵۴۹۰۰
فون: ۷۶۵۰۴۴۰

حرف آغاز

(دائرہ معارف امام احمد رضا۔ اشاعت ثانی)

حضرت مسعود ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے ۱۹۷۰ء میں امام احمد رضا پر کام کا آغاز کیا۔ امام احمد رضا کے سیاسی افکار پر ان کی پہلی تحقیقی کتاب "فاضل بریلوی اور ترک موالات" ۱۹۷۱ء اور دوسری کتاب "فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں ۱۹۷۳ء کو لاہور سے شائع ہوئیں۔ پاکستان اور بھارت سے دونوں کتب کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے۔

ان کی اشاعت سے پاکستان اور بیرون پاکستان سے اہل علم نے یہ خواہش ظاہر کی کہ دور حاضر کے تقاضوں کے پیش نظر امام احمد رضا پر ایک مبسوط سوانح لکھی جائے۔ حضرت مسعود ملت نے اس کام کا بیڑا اٹھایا' ۱۹۷۰ء سے ۱۹۹۵ء تک کا ۲۵ سالہ علمی سفر طے کرنے کے بعد یہ اندازہ ہوا کہ یہ کام فرد واحد کے بس کا نہیں۔۔ امام احمد رضا کی مجوزہ سوانح پر حضرت مسعود ملت کا جتنا ریسرچ ورک تھا' اس کے تمام فائل پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب' سیکرٹری جنرل' ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کو سونپ دیئے ہیں تاکہ وہ جدید خطوط پر سیرت امام احمد رضا مرتب کر سکیں۔ بہرحال قبلہ پروفیسر صاحب نے سیرت امام احمد رضا کے لئے اپنی تحقیق اور ریسرچ کی روشنی میں پندرہ جلدوں پر مبنی ایک جامع پروگرام مرتب کیا تاکہ محققین نظم و ضبط کے ساتھ امام احمد رضا پر تحقیق کو آگے بڑھائیں۔ الحمد للہ اس کے ابواب محققین کے مقالات کے لئے عنوانات بن گئے۔

اس وقت کولمبیا یونیورسٹی (امریکہ)' ہندو یونیورسٹی (بنارس)' پٹنہ یونیورسٹی' پٹنہ (بھارت)' سندھ یونیورسٹی (جام شورو' سندھ) کراچی یونیورسٹی (کراچی' پاکستان) سے امام

احمد رضا پر پانچ محققین ڈاکٹریٹ کر چکے ہیں۔۔ ایم فل اور ایم اے کے لئے مختلف یونیورسٹیوں میں جو مقالات پیش کئے گئے وہ بھی بیس پچیس سے سوا ہوں گے۔ تحقیق و ریسرچ کا سلسلہ بڑھتا ہی جاتا ہے اور کام مسلسل آگے بڑھ رہا ہے۔۔ براعظم ایشیاء' براعظم امریکہ' براعظم افریقہ اور براعظم یورپ کی ۲۰ یونیورسٹیوں اور علمی اداروں میں امام احمد رضا پر تحقیقی کام ہو رہا ہے۔۔

عالمی جامعات میں جو کام ہوا ہے' اس کی کچھ تفصیلات حضرت مسعود ملت نے اپنے مقالہ "امام احمد رضا اور عالمی جامعات" مطبوعہ صادق آباد ۱۹۹۱ء میں دی ہیں' لیکن اب تحقیق کا دائرہ بہت وسیع ہو چکا ہے اور ہر آنے والا دن ایک نئی خبر لے کر آ رہا ہے۔۔ قارئین کرام کے لئے چند معلومات پیش کی جاتی ہیں۔

☆ امام احمد رضا کی عربی شاعری پر عثمانیہ یونیورسٹی' حیدر آباد دکن اور مسلم یونیورسٹی' علی گڑھ میں کام ہو رہا ہے۔

☆ روہیل کھنڈ یونیورسٹی سے ایک خاتون امام احمد رضا کی شاعری پر ڈاکٹریٹ کر رہی ہیں۔

☆ پروفیسر محمود حسین بریلوی' صدر شعبہ عربی' بریلی کالج نے امام احمد رضا کے عربی آثار پر مسلم یونیورسٹی' علی گڑھ سے ایم۔ فل کیا۔

☆ برمنگھم یونیورسٹی' انگلستان سے پروفیسر غیاث الدین قریشی ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

☆ کلکتہ یونیورسٹی' کلکتہ (بھارت) میں امام احمد رضا کی اردو شاعری پر کام ہو رہا ہے۔

☆ نوشاد عالم حنفی' بہار یونیورسٹی' مظفر پور' بہار سے ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

☆ مولانا غلام مصطفےٰ نجم القادری' مسور یونیورسٹی' بھارت سے "احمد رضا کا تصور عشق" پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

☆ مولانا عبدالنعیم عزیزی بلرام پوری نے امام احمد رضا کی نثر نگاری پر روہیل کھنڈ یونیورسٹی' بھارت سے ڈاکٹریٹ کیا ہے۔

☆ پروفیسر اسحاق مدنی فتاویٰ رضویہ کے حوالہ سے امام احمد رضا کی سیاسی بصیرت پر کراچی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

☆ نگہت فاطمہ صاحبہ امام احمد رضا کے چھوٹے بھائی مولانا حسن رضا خاں کے حالات اور ادبی خدمات پر روہیل کھنڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کر رہی ہیں۔

☆ پروفیسر نواب حسین خاں صاحب کی نگرانی میں سید مجیب الرضا، مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں۔۔ شخصیت و فن کے عنوان پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ امام احمد رضا کے والد ماجد مولانا محمد نقی علی خاں کی حیات اور ادبی کارناموں پر بھی تحقیق کر رہے ہیں۔

☆ مفتی عبد القیوم ہزاروی صاحب کے زیر نگرانی جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور میں فتاویٰ رضویہ کی تخریج و ترجمہ کا کام ہو رہا ہے۔۔ فتاویٰ رضویہ کی تین جلدوں کو آٹھ جلدوں میں شائع کیا جا چکا ہے۔۔ یہی رفتار رہی تو انشاء اللہ ۳۰ سے زائد جلدیں ہو جائیں گی۔

☆ امام احمد رضا کی فن حدیث میں خدمات کا جائزہ پروفیسر خالد الحامدی جامعہ ملیہ، نئی دہلی اپنے مقالہ ڈاکٹریٹ میں پیش کر رہے ہیں۔

☆ مسلم الثبوت کے حاشیہ فواتح الرحموت پر امام احمد رضا کا ضخیم حاشیہ ہے۔ پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے پروفیسر قاری محمد رفیق نقشبندی مظہری اس پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

☆ مولانا محمد سعید نقشبندی بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان سے بدعت کے حوالے سے ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

☆ امام احمد رضا کی فقاہت پر حضرت مسعود ملت کے دو مقالے عربی میں شائع ہو چکے ہیں۔

(۱) فقیہ العصر (۲) الشیخ احمد رضا خاں البریلوی

قبلہ پروفیسر صاحب کی اعلیٰ حضرت پر نگارشات و مطبوعات کی مکمل تفصیل احقر کی مرتبہ کتب۔

(۱) "تخصصات حضرت مسعود ملت" جسے ادارہ مظہر اسلام' لاہور نے ۱۹۹۴ء میں شائع کیا۔ 1

(۲) حضرت مسعود ملت اور رضویات۔ جسے رضا اکیڈمی لاہور نے جولائی ۱۹۹۴ء میں شائع کیا۔۔ میں ملاحظہ فرمائیں۔ دائرہ معارف امام احمد رضا کو ۱۹۸۳ء میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے شائع کیا۔ اس کا صرف ایک ہی ایڈیشن شائع ہوا تھا۔ اب جبکہ امام احمد رضا پر دائرہ کار دور دور تک پھیل چکا ہے' اس کی اشاعت ثانی کی بڑی ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔۔ نئے نئے ریسرچ اسکالر منظر پر ابھر رہے ہیں۔ ان کی رہنمائی کے لئے اس کی اشاعت ضروری ہے۔ رضا اکیڈمی لاہور نے دور حاضر کی اس ضرورت کو محسوس کیا۔ یہ ادارہ اس کی اشاعت ثانی کی سعادت عرصہ ۱۴ سال بعد حاصل کر رہا ہے۔

گر قبول افتد' زہے عزو شرف

عاشق رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور عاشق رضا حاجی محمد مقبول احمد صاحب قادری ضیائی نے بحیثیت ناشر رضویات خود کو منوایا ہے۔ سراپا محبت و خلوص' ہر خاص و عام میں مقبول شخصیت ہیں۔ امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کی تعلیمات و نگارشات کو منظر عام پر لانے کے لئے گویا انہوں نے خود کو وقف کر دیا ہے۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

ناسپاسی ہوگی اگر حضرت العلامہ محمد منشاء تابش قصوری صاحب' مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کا ذکر نہ کیا جائے۔ ان کی شفقت و لطف و عنایت ہم مبتدیوں کے لئے ایک مثال ہے۔ بلاشبہ وہ بے لوث محبت کی علامت ہیں۔۔ ان کے ساتھ ساتھ حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب' شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی بھی دعائیں اور کرم فرمائی شامل حال ہے۔۔ حضرت مسعود ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب سے رضا اکیڈمی' لاہور کے دیرینہ مخلصانہ تعلقات ہیں۔ آپ نے تحریک تحقیق رضویات کو پروان چڑھایا اور رضا اکیڈمی نے اس مشن کو گھر گھر پہنچادیا' اسی تعلق کے حوالے سے رضا اکیڈمی' لاہور زیر نظر کتاب شائع کر رہی ہے۔

---

1 ۱۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے ادارہ مظہر اسلام لاہور' ۶۴/۳ 'نئی آبادی۔ مجاہد آباد' مغلپورہ لاہور سے منگوائیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ادارہ کی اس کوشش کو اپنے پیارے عاشق رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور عاشق رضا حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کے طفیل قبول و منظور و مبرور فرمائے۔ اللھم ربنا آمین۔ بجاہ سید المرسلین۔

۷ ستمبر ۱۹۹۶ء

۱۰ ربیع الآخر ۱۴۱۶

احقر

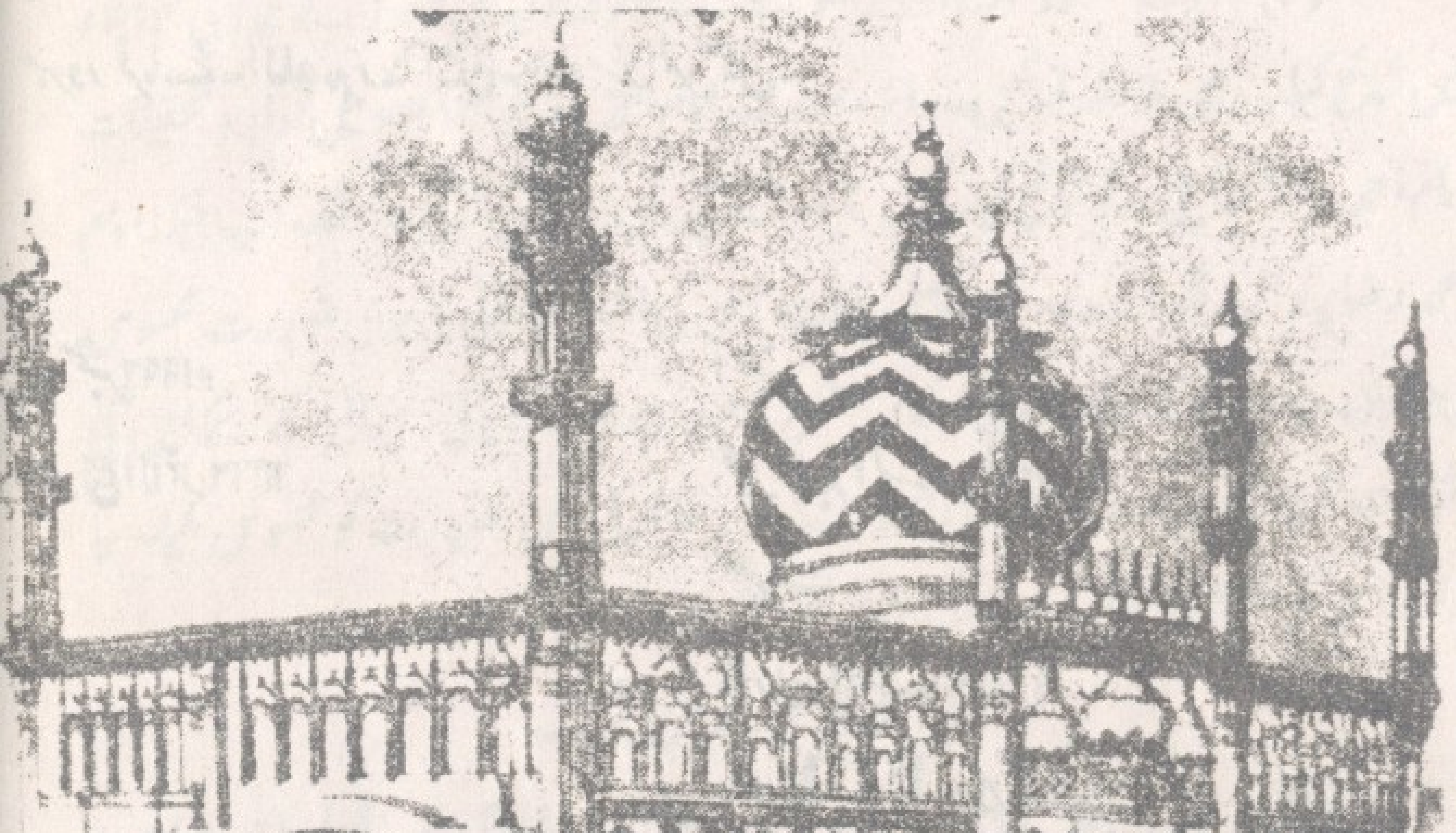
محمد عبدالستار۔ طاہر

معرفت

ماڈرن پلاسٹک سٹور

E111/A۔ پیر کالونی۔ والٹن

لاہور کینٹ۔ ۵۴۸۱۰



بریلی میں خانقاہ رضویہ کا ایک قلمی خاکہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُخن ہائے گفتنی

۱۹۷۹ء میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا نے ریاضی سے متعلق رسالہ در علم لوگارثم (محشیہ امام احمد رضا) پیش کیا تھا جو ملک کے طول و عرض میں مقبول ہوا۔ اس کے بعد ایک اور کتاب امام احمد رضا اور عالم اسلام (مؤلفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد) اسی ادارے کے زیر اہتمام ۱۹۸۳ء میں پیش ہوگی۔ پیش نظر کتاب ادارے کی تیسری پیشکش ہے۔ اس کتاب کی غرض و غایت یہی ہے کہ امام احمد رضا کی ہمہ گیر اور ہمہ صفت شخصیت کے تمام علمی و عملی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے محققین کے سامنے ایک جامع منصوبہ پیش کر دیا جائے جس کی روشنی میں وہ امام احمد رضا پر سنجیدگی سے کام کر سکیں۔

امام احمد رضا کی شخصیت و افکار کے مختلف گوشوں پر اب تک بہت سی کتابیں اور مقالات و مضامین شائع ہو چکے ہیں جن میں بعض علمی حیثیت سے بلند پایہ ہیں، مسلسل کام ضرور ہوا مگر مربوط نہ ہو سکا کیوں کہ موضوعات ایک منصوبے کے تحت متعین نہیں کئے گئے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے بھی خصوصیت کے ساتھ امام احمد رضا کی شخصیت و فکر پر بہت کام کیا ہے وہ پچھلے دس گیارہ سال سے امام احمد رضا پر کام کر رہے ہیں۔ پیش نظر کتاب کی تدوین کی تقریب یہ ہوئی کہ ڈاکٹر صاحب نے پاک و ہند اور بیرونی ممالک کے فضلاء کے اصرار پر وعدہ کیا تھا کہ وہ امام احمد رضا کی ایک مبسوط و جامع سوانح مرتب کریں گے اس وعدے کو چھ سات سال کا طویل عرصہ گزر گیا۔ اس عرصے میں ڈاکٹر صاحب امام احمد رضا اور ان کے خلفاء وغیرہ سے متعلق دوسرے مقالات اور کتابوں کی تدوین میں مصروف رہے، نیز امام احمد رضا پر دوسرے حضرات کی کتابوں پر مقدمے لکھتے رہے۔ اس طرح بیس پچیس مقالات، کتابیں و مقدمے پیش کئے اور عدیم الفرصتی کی وجہ سے موعودہ سوانح مرتب نہ کر سکے۔ حال ہی میں المجمع الاسلامی (مبارک پور، اعظم گڑھ، بھارت) کے ایک رکن مولانا افتخار احمد قادری نے ڈاکٹر صاحب کو لکھا کہ پورا ہندوستان موعودہ سوانح کا منتظر ہے، چنانچہ پاک و ہند کے فضلاء کے پے در پے تقاضوں سے متاثر

ہو کر ڈاکٹر صاحب نے تدوین کی طرف خصوصی توجہ دی اور خاکہ کی تیاری شروع کی جس میں ایک ماہ لگ گیا اور ایک جلد کی بجائے پندرہ جلدوں کا خاکہ سامنے آیا ؎

رحمتِ حق بہانہ می جوید

یہ خاکہ اس وقت آپ کے سامنے ہے۔ اس جامع منصوبے کی تکمیل فرد واحد کے بس کی بات نہیں، ایک ادارہ ہی اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتا ہے، اس لئے جب یہ خاکہ راقم کے علم میں آیا تو یہ طے کیا کہ سردست ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی طرف سے اس کو شائع کر کے عالمی پیمانے پر پھیلا دیا جائے تاکہ جو محققین پہلے ہی امام احمد رضا پر کام کر رہے ہیں وہ مسلسل و مربوط کام کر سکیں اور ڈاکٹر صاحب حسب وعدہ ایک ہزار صفحات پر مشتمل امام احمد رضا کی سوانح مرتب کریں، چنانچہ موصوف نے تدوین کا کام شروع کر دیا ہے، اگر کوئی امر مانع نہیں ہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ ایک دو سال میں سوانح تیار ہو جائے گی اس دوران امام احمد رضا کی مجمل و محقق سوانح جو بہت سی دستاویزات سے مزین ہے سیالکوٹ سے شائع ہو چکی ہے۔ یہ سوانح ۱۹۸۰ء میں ڈاکٹر صاحب نے لکھی تھی۔

شخصِ واحد کا تو ذکر ہی کیا پاک و ہند کے بہت سے مدارس و دارالعلوم اور علمی اداروں کی مجموعی علمی خدمات پر تنہا امام احمد رضا کی علمی خدمات بھاری ہیں۔ امام احمد رضا کے مخطوطات کا جو عظیم ذخیرہ سامنے آیا ہے اور جو اس وقت ادارہ میں موجود ہے اس سے یہ حقیقت اور روشن ہو گئی ہے ـــــ ایک ہزار تصانیف میں امام احمد رضا کے تقریباً پونے دو سو کتب و رسائل شائع ہوئے ہیں۔ ان میں زیادہ تعداد ان کتب و رسائل کی ہے جو اختلافی مسائل یا مخالفین کے رد و قدح سے متعلق ہیں، اس لئے علمی حلقوں میں امام احمد رضا کا صحیح و مثبت تعارف نہ ہو سکا اور اہل علم یہی سمجھے کہ مطبوعہ کتب و رسائل کے علاوہ امام احمد رضا کے آثار علمی میں اور کچھ نہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ بہت سے علوم عقلیہ و نقلیہ میں وہ اس حد تک مہارت رکھتے تھے کہ پچاس علوم و فنون میں تصانیف و شروح اور حواشی تحریر فرمائے جن کو دیکھ کر محققین حیران اور انگشت بدنداں ہیں

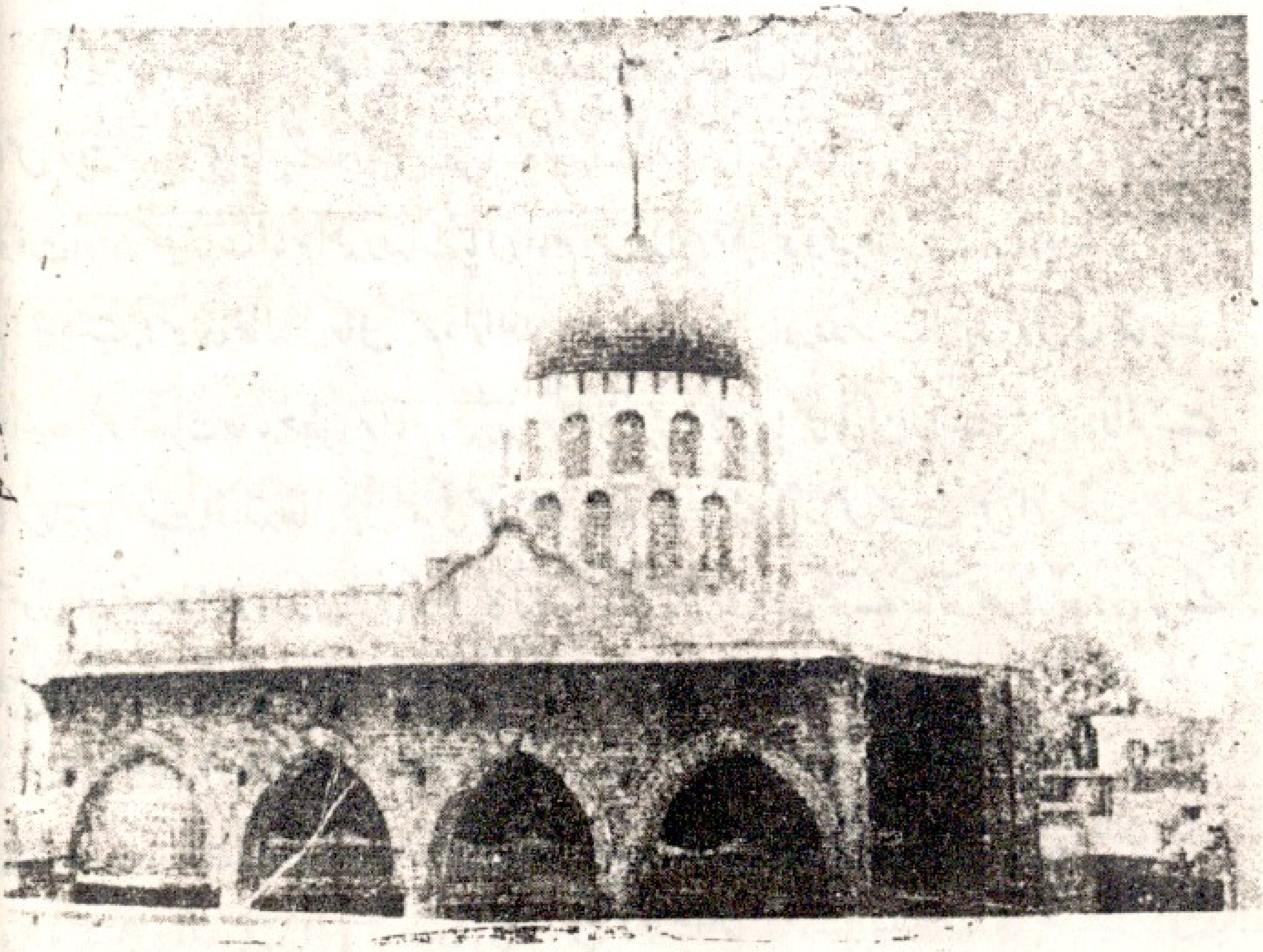
حکومت پاکستان نے حال ہی میں تعلیمی بورڈوں اور جامعات کے لئے "مطالعہ پاکستان" کا جو لازمی نصاب تجویز کیا ہے اس میں امام احمد رضا اور ان کے خلیفہ مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی کی خدمات کو

شامل کیا ہے۔ یہ ایک قابل تعریف اقدام ہے۔ مگر امام احمد رضا کی شخصیت ہمہ گیر تھی، انھوں نے علوم جدیدہ و قدیمہ پر اپنی تحقیقات پیش کی ہیں اس لئے ضرورت ہے کہ شعبہ ہائے سائنس اور دوسرے شعبہ ہائے علوم میں امام احمد رضا نے جو خدمات انجام دی ہیں ان کو سامنے لایا جائے اور متعلقہ شعبوں کے نصاب میں ان کو شامل کیا جائے تاکہ نوجوانان ملت اپنے اسلاف کے کارناموں سے واقف ہو کر زندگی حاصل کر سکیں۔ ؎

ضبط کن تاریخ را، پائندہ شو!

امریکہ، انگلستان، افریقہ، پاکستان و ہندوستان میں اہل سنت کے جو علمی ادارے ہیں ان کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیے اور پیش نظر خاکے کو سامنے رکھ کر اپنی مساعی کو مسلسل و مربوط کرنا چاہیے۔ اس وقت ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے پاس امام احمد رضا کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتب و رسائل کا ایک عظیم ذخیرہ ہے جو مولانا خالد علی خاں مہتمم دار العلوم منظر اسلام، بریلی اور دوسرے کرم فرماؤں کی عنایت سے ملا ہے۔ جو حضرات جدید خطوط پر امام احمد رضا پر تحقیق کر رہے ہیں یا تحقیق کرنا چاہتے ہیں وہ راقم سے رجوع فرمائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اہل علم کی حتی المقدور مدد کی جائے گی۔ اس سلسلے میں اہل سنت و جماعت کے متمول اور مخیر حضرات سے بھی عرض کروں گا کہ وہ آگے آئیں اور اہل علم کے ساتھ بھرپور تعاون کر کے اپنی دینی حمیت و غیرت کا ثبوت دیں۔

سید ریاست علی قادری بریلوی
ڈائریکٹر
ادارہ تحقیقات امام احمد رضا
کراچی، (پاکستان)



مسجد رضا

حرفِ آغاز

راقم السطور نے ۱۹۷۰ء میں امام احمد رضا (۱۸۵۶ء - ۱۹۲۱ء) کے حالات وافکار کی طرف توجہ کی اور امام احمد رضا کے سیاسی افکار پر پہلی کتاب "فاضلِ بریلوی اور ترکِ موالات" پیش کی جو ۱۹۷۱ء میں مرکزی مجلسِ رضا لاہور (پاکستان) نے شائع کی، اس کے بعد اس کے پانچ ایڈیشن اور شائع ہوئے ——— امام احمد رضا کے حالات وافکار سے متعلق دوسری کتاب "فاضلِ بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں" پیش کی جو ۱۹۷۳ء میں مرکزی مجلسِ رضا، لاہور نے شائع کی اس کے بعد چار ایڈیشن لاہور سے شائع ہوئے اور چھٹا ایڈیشن المجمع الاسلامی (مبارک پور، بھارت) نے شائع کیا

ان دونوں کتابوں کی اشاعت کے بعد پاک و ہند اور بیرونی ممالک کے دانشوروں کی طرف سے پے در پے تقاضے آنے لگے کہ امام احمد رضا کی جدید انداز پر ایک مبسوط سوانح لکھی جائے۔ راقم السطور نے اس مہم کو سر کرنے کا وعدہ کر لیا اور مواد کی فراہمی شروع کر دی جس کو اب دس برس ہوتے ہیں ——— ابتداءً میں یہ اندازہ نہ تھا کہ امام احمد رضا کی شخصیت اتنی وسیع و ہمہ گیر ہے اور اس کے لئے اتنی وافر مقدار میں مواد مل جائیگا جس کا سنبھالنا مشکل اور سمیٹنا اس سے زیادہ مشکل ہو جائے گا، خیال یہی تھا کہ زیادہ سے زیادہ ایک ہزار صفحات پر سوانح لکھ لی جائے گی لیکن دس برس مسلسل تلاش و جستجو کے بعد اب یہ انکشاف ہوا کہ جس کام کو اتنا آسان سمجھتا تھا وہ اتنا آسان نہیں تھا ———

بہر کیف مواد کی فراہمی کے ساتھ ساتھ مطالعہ جاری رکھا۔ امام احمد رضا کی شخصیت اور عہد کے جس پہلو پر نظر جاتی وہ اپنی طرف کھینچتا ہوا معلوم ہوتا، چنانچہ ایک سوانح کی جستجو میں مطالعہ کے دوران کئی کتابیں، مقالات اور مضامین قلمبند کئے جو شائع ہو چکے۔ مذکورہ بالا دو کتابوں اور مضامین کے علاوہ امام احمد رضا اور ان کے متوسلین و خلفاء وغیرہ سے متعلق مندرجہ ذیل کتابیں اور مقالات بھی شائع ہو چکے ہیں۔

۱۰

۱- رضا بریلوی ، مقالہ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام ، جلد دہم ، پنجاب یونیورسٹی ، لاہور

۲- عاشقِ رسول ، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۳- کلام الامام ، مرتبہ ۱۹۷۸ء (غیر مطبوعہ)

۴- عبقری الشرق (انگریزی) ، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۵- عاشق الرسول مولانا محمد عبدالقدیر بدایونی ، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۶- حیاتِ فاضل بریلوی ، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۷- تحریکِ آزادیٔ ہند اور السواد الاعظم ، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۸- تقسیمِ ہند کی پہلی مفصل تجویز اور اس کا مصنف ، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۰ء

۹- اکرامِ امام احمد رضا ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۱ء

۱۰- حیاتِ مولانا احمد رضا خاں بریلوی ، زیرِ طبع لاہور ۱۹۸۱ء

۱۱- گناہِ بے گناہی ، لاہور ۱۹۸۱ء (زیرِ طبع)

۱۲- امام احمد رضا اور عالمِ اسلام ، کراچی ۱۹۸۱ء (زیرِ طبع)

۱۳- عالمی جامعات اور امام احمد رضا ، کراچی ۱۹۸۱ء (زیرِ طبع)

امام احمد رضا کی سوانح کے مختلف پہلو مستقل کتابوں کے مقتضی ہیں، یہ کوئی مبالغہ نہیں، محمد صادق قصوری نے خلفائے اعلیٰ حضرت کے عنوان سے امام احمد رضا کے خلفاء کے حالات دو جلدوں میں مرتب کئے ہیں اسی طرح مولانا محمد مرید احمد چشتی نے صرف پاکستان کے دانشوروں کے تأثرات خیابانِ رضا اور جہانِ رضا کے عنوانات سے دو جلدوں میں مدوّن کئے ہیں —— پروفیسر بشیر احمد قادری نے امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری پر جو تحقیقی مقالہ پنجاب یونیورسٹی (لاہور، پاکستان) میں پیش کیا تھا وہ تقریباً ۴۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اسی طرح ڈاکٹر حسن رضا خاں نے امام احمد رضا کی فقاہت پر پٹنہ یونیورسٹی (بھارت) میں جو مقالہ ڈاکٹریٹ پیش کیا وہ ۱۹۸۱ء میں پٹنہ سے شائع ہو گیا ہے اور ۴۸۰ صفحات پر مشتمل ہے، مولانا محمود احمد قادری (بھارت) نے امام احمد رضا کے ۵۰۰ مکتوبات اور ۱۴۰۰ عربی اشعار جمع کئے ہیں، —— ایسے اور بہت سے نظائر ہیں، ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام احمد رضا کی شخصیت کا ہر پہلو وسیع و ہمہ گیر ہے۔

بہرحال حیاتِ امام احمد رضا کیلئے راقم السطور نے جب خاکہ مرتب کرنا چاہا تو محسوس ہوا کہ یہ حیات ایک انسائیکلوپیڈیا کی شکل اختیار کر جائیگی، چنانچہ یہی ہوا اور پندرہ مجلدات کا خاکہ مرتب ہوا جو اس وقت پیش کیا جارہا ہے، عالمی پیمانے پر اس کے انگریزی اور عربی ترجمے بھی شائع کئے جائیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔ پیش نظر خاکہ دس سال مسلسل مطالعہ کے بعد ذہن میں آیا، مزید مطالعہ و تحقیق سے افق پھیلتا جائے گا اور امکانات بڑھتے جائیں گے۔ مجوزہ ۱۵ مجلدات میں بعض مجلدات تو ایسی ہیں کہ اگر ان کو وسعت دی جائے تو ایک جلد کی کئی کئی جلدیں بن جائیں گر سر دست اختصار و اجمال کو پیشِ نظر رکھا ہے ——— راقم نے ابواب کے جلی اور بعض مقامات پر ذیلی عنوانات بھی دے دیئے ہیں، مزید عنوانات محققین اپنی صوابدید کے مطابق خود قائم کر سکتے ہیں اور چاہیں تو ترمیم و اضافہ بھی کر سکتے ہیں۔

پندرہ مجلدات کو مرتب کرنے کے لئے ایک زمانہ چاہیئے، یہ کام کوئی فرد نہیں بلکہ ادارہ ہی کر سکتا ہے سرکاری اور غیر سرکاری مصروفیات کی وجہ سے اس منصوبے کی تکمیل راقم کے لئے ممکن نہیں اس لئے اس وقت یہی مناسب خیال کیا کہ اس منصوبے کا خاکہ محققین کے لئے شائع کر دیا جائے ——— راقم نے حیاتِ امام احمد رضا ارتقائی صورت میں پیش کی ہے، پہلے پہل ایک مختصر سوانح حیات فاضل بریلوی کے عنوان سے شائع ہوئی اور ایک متوسط سوانح حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے عنوان سے شائع ہونے والی ہے، اس کے بعد بسیط سوانح پیش کی جائے گی جو تقریباً ہزار صفحات پر مشتمل ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ۔

امام احمد رضا کی متعدد سوانح شائع ہوئیں مثلاً :-

۱۔ مولانا محمد ظفر الدین بہاری ، حیاتِ اعلیٰ حضرت (۱۹۳۸ء) ، چار مجلدات ، جلد اول ، مطبوعہ کراچی

۲۔ مولانا محمد صابر قادری نسیم بستوی : مجددِ اسلام ، مطبوعہ کانپور ۱۹۶۰ء

۳۔ مولانا بدر الدین احمد قادری : سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی (۱۹۶۳ء) ، مطبوعہ لاہور

۴۔ شاہ مانا میاں قادری : سوانح حیات اعلیٰ حضرت بریلوی (۱۹۷۰ء) ، مطبوعہ کراچی

۵۔ مفتی غلام سرور قادری : الشاہ احمد رضا خاں بریلوی ، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۶۔ ابوالمنصور حافظ محمد انور قادری : اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی ، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

۷۔ مفتی سید شجاعت علی قادری : مجدد الامۃ (عربی) ، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۹ء

ان کتب سوانح میں کوئی بھی ایسی نہیں جس کو فنی اعتبار سے امام احمد رضا کی مکمل سوانح کہا جا سکے، امام احمد رضا کی

شخصیت جتنی عظیم ہے اتنی عظیم کوئی سوانح شائع نہیں ہوئی ـــــــ ضرورت ہے کہ اس جامع منصوبے پر عمل کیا جائے جو اس وقت پیش کیا جا رہا ہے، اس پر عمل کے لئے مندرجہ ذیل مختلف طریقے اختیار کئے جا سکتے ہیں :

۱۔ پاکستان اور ہندوستان کی جامعات باہمی تعاون سے اپنے اپنے ریسرچ اسکالرز سے ایک ایک جلد بطور مقالہ ڈاکٹریٹ لکھوائیں ـــــــ اس سلسلے میں پٹنہ یونیورسٹی (بھارت)، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ (بھارت)، جبل یونیورسٹی، جبل پور (بھارت)، پنجاب یونیورسٹی، لاہور (پاکستان)، سندھ یونیورسٹی (پاکستان) وغیرہ میں کام ہو اور بعض یونیورسٹیوں میں ہو رہا ہے۔

۲۔ پاکستان اور ہندوستان اور یورپ و امریکہ وغیرہ کے جو فضلاء انفرادی طور پر کام کر رہے ہیں وہ منتشر موضوعات پر کام کرنے کے بجائے ان مجلدات کو اپنا موضوع تحقیق بنائیں ـــــــ اس سلسلے میں کسی علمی ادارے کو فضلاء کے درمیان رابطہ کے فرائض انجام دینے چاہئیں۔

۳۔ پاکستان اور ہندوستان کے جو ادارے امام احمد رضا پر کام کر رہے ہیں وہ باہمی تعاون سے ان مجلدات کو آپس میں تقسیم کر کے اپنے اپنے محققین کے ذریعہ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنائیں۔

۴۔ حکومتِ پاکستان اور حکومتِ ہند سرکاری سطح پر اپنے تحقیقی اداروں میں اسکالرز کا تقرر کریں اور اس منصوبے کو مکمل کرائیں۔ اس سلسلے میں ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد (پاکستان) اور انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، نئی دہلی (بھارت)، کو پیش قدمی کرنی چاہیے اور سر دست کم از کم امام احمد رضا کی قلمی تصانیف کے عکس اپنے ہاں محفوظ کر لینے چاہئیں۔

مجوّزہ مجلّدات میں بعض مجلّدات تو آسانی سے مرتب ہو سکتی ہیں اور وہ اس طرح کہ اب تک امام احمد رضا پر جو کتابیں اور مقالات شائع ہوئے ہیں، ان میں جو تحقیقی تقاضوں کو پورا کرتے ہوں ان کو کسی نہ کسی جلد کا جزء بنا دیا جائے ـــــــ بہر کیف جو ادارہ یا جامعہ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانا چاہے، راقم السطور علمی مواد کی فراہمی میں اس سے تعاون کرے گا، ایسے حضرات یا ادارے جو تعاون کے خواہشمند ہوں اور وہ حضرات جن کے پاس امام احمد رضا کی قدیم مطبوعات، رسائل یا نوادرات ہوں وہ مندرجہ ذیل پتے پر راقم سے رجوع فرمائیں :۔

۱۷/۲، سی۔ پہلی منزل

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی۔ ۲۹ (پاکستان)

آج ہماری ہمتیں اتنی پست ہیں کہ پندرہ مجلدات پر مشتمل امام احمد رضا کا سوانحی انسائیکلوپیڈیا مرتب کرنا دشوار نظر آرہا ہے لیکن امام احمد رضا کی ہمتِ بلند کو مرحبا کہئے کہ انہوں نے صرف فتاوی کی جہازی سائز کی بارہ جلدیں مرتب کرڈالیں اور ان کے حوصلے کو حبذا کہئے کہ پچاس سے زیادہ علوم وفنون پر ہزار سے زیادہ کتب و رسائل لکھ ڈالے۔

تحقیقی اور تاریخی نقطۂ نظر سے چودھویں صدی ہجری میں عالم اسلام میں امام احمد رضا کی نظیر نہیں ملتی ——— عقیدت کی بنا پر جسے چاہئے بڑا کہہ دیجئے اور جس کے ساتھ چاہئے مبالغہ آمیز جھوٹی سچی باتیں منسوب کر دیجئے مگر تاریخ وتحقیق میں عقیدت کا گذر نہیں، یہاں سُنی سنائی باتوں پر بھروسہ نہیں کیا جاتا ——— یہاں دیکھا جاتا ہے، یہاں پرکھا جاتا ہے ——— تو جب دیکھنے اور پرکھنے کی بات آتی ہے تو وہی کھرا نظر آتا ہے اور اپنے معاصرین کا امام معلوم ہوتا ہے ——— اس کی بیشتر نگارشات کے مخطوطات موجود ہیں اس لئے کوئی عقیدت مند شوقِ مسابقت میں کوئی کتاب لکھ کر ان سے منسوب کرنے کی طفلانہ حرکت نہیں کر سکتا اور مصنفات پر تحقیق کرنے والا کوئی محقق، تلاش وجستجو میں اصل متون سے مایوس و محروم نہیں رہ سکتا۔ اس کو امام احمد رضا کے ہاں اہتمامِ سنین کے ساتھ مخطوطات کا ایک عظیم ذخیرہ نظر آئیگا جو ان کے معاصر کسی بھی عالم کے ہاں شاید ہی نظر آئے ——— المختصر اہلِ تحقیق متوجہ ہوں گے تو قدم قدم پر یہ عالم پائیں گے ؎

مجبوریک نظر آ، مختبلد صد نظر جا

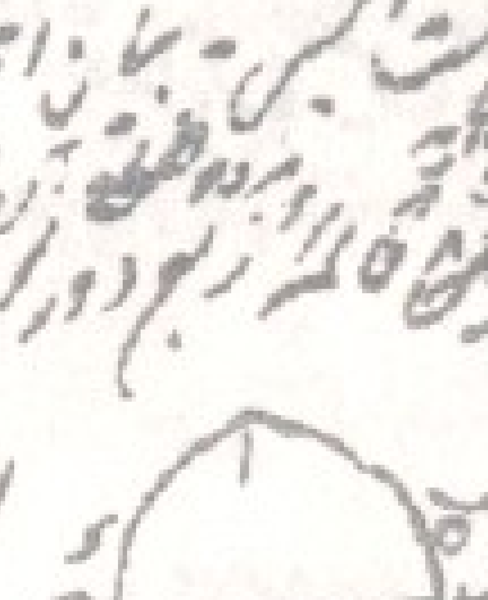
احقر محمد مسعود احمد
پرنسپل
گورنمنٹ ڈگری کالج
ٹھٹھہ (سندھ، پاکستان)

۱۴۰۳ھ
۱۹۸۳ء

بسم الله الرحمن الرحیم
نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

فصل ۹ القول فی وجوه الزوایا المثلث الکروی القائم الزاویة من قسی عظام و الاضلاع

اقول مستعینا بالله مستغفرا [illegible] این مقالت [illegible] بتوفیق مقدم و [illegible] از [illegible]
استعانت [illegible] والله التوفیق و اسال العفو لما فیه [illegible] بدانکه در مثلث کروی [illegible] ذات صور
عقلا [illegible] ربع دوائر [illegible] ربع [illegible] اقصر [illegible] اکثر
دو اقصر [illegible] ربع دوائر [illegible] ربع دو اقصر [illegible] دو اقصر [illegible] و باعتبار دو زاویه باقیه شش وجه [illegible]
[illegible] سه وجه [illegible] - پس جمله احتمالات عقلیه [illegible] باشد
و از اینها [illegible] **شکل ۱ - اقول** در مثلث [illegible]
قسی عظام [illegible] ربع دور [illegible] همه اضلاع [illegible] همه زوایا قوائم باشند [illegible] قطب [illegible]



[illegible] اب ج [illegible] ب ج [illegible]
[illegible] اب و ج
[illegible] ترتیب اقطاب ب ج و ا ج و اب **البرهان** [illegible]
اب و اج [illegible] قطبین [illegible] باشد [illegible]
[illegible] از کل دائرة تقطعها دائرة عظیمة فی کرة علی زوایا قائمة [illegible] قطبیها [illegible]
[illegible] ربع دور [illegible] قطب دائرة اب [illegible] نقطه ج [illegible]
[illegible] و لیکن [illegible] پس ب [illegible] قطب [illegible]
[illegible] السادس عشر [illegible] کل دائرة فی کرة تقطعها [illegible] قطبیها
عظیمة [illegible] منتصف [illegible] قوائم - [illegible] قائمه [illegible] اب [illegible]

تعارفِ امام احمد رضا

امام احمد رضا ۱۸۵۶ء میں بریلی (بھارت) میں پیدا ہوئے اور ۱۹۲۱ء میں وہیں انتقال فرمایا۔ ملتِ اسلامیہ پر ان کے بڑے احسانات ہیں، وہ دنیا کے ایک عظیم عبقری تھے، ان کے حالات و واقعات محیر العقول ہیں۔

وہ زوالِ سلطنتِ مغلیہ کے نازک دور میں پیدا ہوئے، ۱۸۵۷ء کے بعد مسلم معاشرے کا فکری ڈھانچہ متزلزل ہونے لگا، نئے نئے فرقے جنم لینے لگے، اس سیلابِ انتشار کو روکنے کے لئے ایک عظیم قوتِ متحرکہ کی ضرورت تھی چنانچہ امام احمد رضا نے اس سلسلے میں اہم اور تاریخ ساز کردار ادا کیا، انہوں نے پوری قوت سے اس فکری ڈھانچہ کو سنبھالا اور اپنی مذہبی اور علمی تحقیقات و تخلیقات سے اس کو بے پناہ قوت بخشی ——— وہ اس کے قائل نہ تھے کہ فکرِ مسلم کو آزاد چھوڑ دیا جائے اور مختلف گروہوں میں بٹ کر اس کو اپنی قوت پارہ پارہ کرنے دیا جاتے ——— انہوں نے پوری کوشش کی کہ ملتِ اسلامیہ کو سلف صالحین کے نقشِ قدم پر چلایا جائے ——— وہ نقشِ قدم جس نے صراطِ مستقیم کی نشاندہی کی اور صدیوں ملت کو راہ دکھائی ———

تجدید و اصلاح کے علاوہ انہوں نے بہت کچھ کیا ——— انہوں نے قرآن کریم کا نادر و بے مثال اردو ترجمہ کیا جس کا انگریزی ترجمہ لندن یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر حنیف اختر فاطمی نے کیا جو لاہور (پاکستان) میں زیرِ طباعت ہے ——— دوسرا انگریزی ترجمہ پروفیسر شاہ فرید الحق نے کیا جو کراچی (پاکستان) سے شائع ہوگا۔

حدیث و فقہ پر امام احمد رضا کو بڑا عبور حاصل تھا جس کی نظیر ان کے عہد میں نہیں ملتی، ان کی فاضلانہ اور محققانہ تصنیف العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ[1] کی بارہ جلدیں اور بکثرت کتب و رسائل اس حقیقت پر شاہد ہیں ——— ان کے فقیہانہ کمال کا اعتراف کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد اقبال نے کہا تھا:۔

---

[1] ہندوستان اور پاکستان سے اس کی ۸ جلدیں شائع ہو چکی ہیں، باقی قلمی ہیں۔ مسعود

"ہندوستان کے دورِ آخر میں اُن جیسا طبّاع اور ذہین فقیہ پیدا نہیں ہوا" ؎۱

اور فتاویٰ رضویہ پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے ہندوستان کے مشہور قانون داں اور جج پروفیسر ڈی ۔ ایف ۔ ملا نے

"ہندوستان کا بھی بڑا کارنامہ ہے ، فقہ حنفیہ میں بہت کچھ لکھا گیا بالخصوص دو کتابیں تو بہت بڑی لکھی گئیں ، ایک فتاویٰ عالمگیری اور دوسری فتاویٰ رضویہ" ؎۲

امام احمد رضا کی فقہی اور علمی تحقیقات نے علمائے عرب کو ان کی طرف متوجہ کیا اور حیرت میں ڈال دیا نے دل کھول کر امام احمد رضا کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور خوب خوب سراہا ، شاید ان سے قبل کسی ہندی عالم کی اس طرح پذیرائی نہ ہوئی ہوگی ۔

امام احمد رضا کو اردو ، فارسی اور عربی نظم و نثر پر بڑی قدرت حاصل تھی ، ادب تو ادب ، سائنس جیسے خشک موضوع پر بحث کرتے ہوئے بھی ان کا ادبی رنگ جھلکتا ہوا نظر آتا ہے اور زبان و ادب پر ان کے حیرت انگیز کمال کا اعتراف کرنا پڑتا ہے ——— اردو کے مشہور شاعر مرزا داغ دہلوی ان کے اشعار کی تعریف کرتے تھے ، رئیس المتغزلین مولانا حسرت موہانی ان کے اشعار ورد زبان رکھتے تھے اور علمائے عرب ان کو سحبانِ وقت کہتے تھے بلکہ سحبان کو ان کے سامنے بے زبان سمجھتے تھے ۔

سیاسیات میں امام احمد رضا کو بڑی بصیرت حاصل تھی ، شاید ان کے عہد میں کسی مسلمان سیاست داں کو ایسی بصیرت حاصل نہ ہوگی ، تحریکِ خلافت (۱۹۱۹ء) اور تحریکِ ترکِ موالات (۱۹۲۰ء) کے دور میں زمانے کی شدید مخالفت و مزاحمت کے باوجود انہوں نے جو کلمۂ حق بلند فرمایا مستقبل کے تجربات و مشاہدات نے اس کو سچ کر دکھایا ——— معاصر مسلم سیاست دانوں پر ان کے شدید اثرات مرتب ہوئے جو تاریخ و سیاست پر گہری اور غیر جانبدارانہ نظر رکھنے والے حضرات پر پوشیدہ نہیں ۔

معاشیات میں بھی امام احمد رضا گہری نظر رکھتے تھے ، انہوں نے مسلمانوں کے معاشی حالات سدھارنے کے لئے جو تاریخی تجاویز پیش کیں اس پر پروفیسر رفیع الدین صدیقی نے تحقیقی مقالہ لکھا ہے ؎۳ جس سے اندازہ ہوتا

؎۱ تحریری بیان ڈاکٹر عابد احمد علی مرحوم (لاہور) محررہ یکم اگست ۱۹۶۶ء

؎۲ مکتوب علامہ نور احمد قادری (سفارت خانہ انڈونیشیا) ، مؤرخہ ۷ جنوری ۱۹۸۱ء ، اسلام آباد

؎۳ یہ مقالہ مرکزی مجلس رضا ، نے ۱۹۷۷ء میں لاہور سے شائع کر دیا تھا ۔ مسعود

کہ امام احمد رضا کو معاشیات میں بصیرت حاصل تھی ——— جو تجاویز انہوں نے پیش کی تھیں، مسلم دنیا نے بعد میں اس پر عمل کیا۔

سائنس اور علوم جدیدہ پر بھی امام احمد رضا کو حیرت انگیز قدرت حاصل تھی جس پر ان کی تصانیف اور حواشی شاہد ہیں۔ انہوں نے کاپرنیکس کے "نظریۂ گردش زمین"، آئزک نیوٹن کے "نظریۂ کشش ثقل" اور آئین سٹائن کے "نظریۂ اضافیت" پر اپنی تنقیدات پیش کیں، جو قابلِ مطالعہ ہیں ——— ان کے عہد کے ریاضی دانوں نے ان سے استفادہ کیا اور ان کی تحقیقات سے فائدہ اٹھایا چنانچہ ڈاکٹر سر ضیاء الدین مرحوم (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، بھارت) نے جب ایک لاینحل ریاضی کا مسئلہ ان کے سامنے رکھا تو امام احمد رضا نے فوراً حل کر دیا جس کو دیکھ کر انہوں نے بے ساختہ فرمایا :-

"صحیح معنوں میں یہ ہستی نوبل پرائز کی مستحق ہے" [۱]

انہوں نے اپنے عہد کے علماء ہیأۃ کو چیلنج کیا اور ان کی تحقیقات کو باطل ثابت کر دکھایا، چنانچہ مشگن یونیورسٹی (امریکہ) کے البرٹ ایف، پورٹا کو امام احمد رضا کی تحقیقات نے ساکت وصامت کر دیا اور وہی کچھ ہوا جو امام احمد رضا نے کہا تھا ——— منقولات ومعقولات میں امام احمد رضا نے بہت سے قواعد واصول ایجاد کئے جن سے منقولین ومعقولین فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

امام احمد رضا نے پچاس سے زیادہ علوم وفنون میں ہزار سے زیادہ تصانیف چھوڑی ہیں، علوم و فنون کا یہ تنوع اور تصانیف کی یہ کثرت نہ ان کے دور میں نظر آتی ہے اور نہ ان کے بعد ——— انہوں نے ایک عظیم دینی لٹریچر چھوڑا ہے، وہ تن تنہا کئی اداروں پر بھاری نظر آتے ہیں۔

ان کے صاحبزادگان نے دین وملت کی قابلِ قدر خدمات انجام دیں اور ان کے ایک صاحبزادے مفتی محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب اب بھی ہندوستان میں خدمات انجام دے رہے ہیں ——— امام احمد رضا کے خلفاء اور تلامذہ سینکڑوں سے متجاوز ہیں جن کا فیض پاک وہند اور بیرونی ممالک میں جاری ہے۔

امام احمد رضا کے علمی، دینی اور سیاسی وملی خدمات کو مختلف طبقوں نے سراہا ہے، دانشوروں کا تو

---

[۱] مفتی برہان الحق جبلپوری : اکرام امام احمد رضا مطبوعہ لاہور ۱۹۸۱ء، ص ۶۰

ایک طویل سلسلہ ہے، وزراءِ حکومت اور فوجی سپہ سالاروں نے بھی ان کی خدمات کی تعریف کی ہے اور خوب ہے، مثلاً :-

۱۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی (سابق مرکزی وزیرِ تعلیم، حکومت پاکستان)

۲۔ خان محمد علی خاں آف ہوتی (موجودہ مرکزی وزیرِ تعلیم، حکومت پاکستان)

۳۔ ایئر مارشل اصغر خاں (سابق کمانڈر انچیف پاکستان فضائیہ)

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے ایک ملاقات میں راقم سے خود فرمایا کہ امام احمد رضا پر انگریزی میں ایک مبسوط کتاب لکھنے کی ضرورت ہے، انہوں نے راقم سے اس کام کو مکمل کرنے کے لیئے فرمایا ——

الغرض امام احمد رضا عالمِ اسلام کے وہ عبقری ہیں جو اپنے تحیّر العقول علم و فضل کی وجہ سے خواص میں مقبول ہیں اور اپنے بے پناہ عشقِ رسول (علیہ التحیۃ والتسلیم) کی وجہ سے عوام میں —— ان کا سلام مشرق سے لے کر مغرب تک اور جنوب سے لے کر شمال تک پاکستان اور ہندوستان میں پڑھا اور سنا جاتا ہے بلکہ حجازِ مقدس، یورپ و افریقہ اور امریکہ میں بھی اس کی آواز سنی جاتی ہے —— سچ تو یہ ہے کہ امام احمد رضا عالمِ اسلام کے علماء و دانشوروں کے وہ فردِ فرید ہیں جن کو فخر کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے ——

احقر محمد مسعود احمد عُفی عنہٗ

عکسِ نوادرات

نموذجاتِ مخطوطاتِ امام احمد رضا

۱۔ رسالہ عقائد السعی المشکور	عقائد	عربی	سنہ ۱۲۹۰ھ	۲۱
۲۔ تاج توقیت	توقیت	فارسی	سنہ ۱۳۲۰ھ	۲۲
۳۔ کسور اعشاریہ	تکسیر	فارسی	سنہ ۱۳۲۹ھ	۲۳
۴۔ اوقات صلوات مکہ معظمہ	توقیت	—	سنہ ۱۳۳۱ھ	۲۴
۵۔ تلخیص علم مثلث کروی	مثلث	فارسی	سنہ ۱۳۳۲ھ	۲۵
۶۔ اطائب الاکسیر فی علم التکسیر	تکسیر	عربی	سنہ ۱۳۲۶ھ	۲۶
۷۔ معدن علومی در سنین ہجری، عیسوی، رومی؛	تاریخ و سنہ	اردو	سنہ ۱۳۰۷ھ	۲۷
۸۔ الوسائل الرضویہ للمسائل الجفریہ	جفر	عربی	سنہ ۱۳۲۲ھ	۲۸
۹۔ البرہان القویم علی العرض والتقویم	تقویم	فارسی	سنہ ۱۳۲۷ھ	۲۹

بسم الله الرحمن الرحيم

المقام الاول في تحقيق الذات ... [illegible]

[illegible] اقول [illegible]

[illegible] اقول [illegible]

[illegible] فاقول [illegible]

[illegible]

تاج توقیت

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی جعل الصلٰوة کتابا موقوتا علی المؤمنین — و افضل الصلٰوة و اکمل السلام
علی من فرض الخمس و بین اوقاتها بالبیان المبین — صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و علی
آله وصحبه الی نظیفین علی میقات التقیین — کل وقت و آن — و حین و زمان — من
اول الایام الی یوم الدین — اما بعد فقیر قادری احمد رضا بریلوی عفی عنه
التقوی چون اهل زمان را دید که از علم شریف توقیت عاری اند و در بیان
اوقات صلوات و سحور و افطار به تیه حیرت سائر و ساری باز بکمال
جهل جهل خود را علم دانند دگر را نه دریں معرکه استر دوانند و مصداق فافتوا
بغیر علمه فضلوا و اضلوا شوند و خود از جمله چه گله که آنانکه علما خوانند و خود
نیز همین راه جرات رانند بارے از اوقات صلاة بحث آنها کمتر باشد فاما در
رمضان هر عالمے و جاهلے از اصحاب اخبار و جنتریها جدولے بنظم باطل خویش
تراشد و بملک اشاعت کند و در اغوا و اضلال زنند گاه مسلمانان را سحر از
صبح به نشعت دقیقه و بیشتر زان منع از سحور کرده روزه شکست کنند و گاه چند
دقیقه پیشتر از غروب حکم افطار داده روزها بر هم زنند مبلغ علم آنها همین
جداول مولوی مسیح الدین خان کاکوروی است که اعتماد بر آن ایشان و اتقان را
مشعل راه کورانه روی است آن مرحوم خود از این فن چیزی هم نداشت

الله

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

قال الفقیر محمد عبد القادر بیرونی غفر له (جمع اعشاریه) مقاله در حساب کسور اعشاریه

جمع اعشاریه همچو جمع صحاح است بلحاظ موازاة همزات و در حاصل موازی همزات همزه آید و ازین همزات گر حاصل بدست ماند به یسار همزه حاصل ضم کنند مثلا ۵،۴۷ + ۱۳،۱۴ + ۲،۱۷ = ۲۵،۳۵۴ **اقول** گر در لوگارثم خطوط مثلث چون عدد صحیح که بر یسار همزه است از ده فزون شود ده ازان قطع کنند زیرا که ده یک صحیح تام است و انجا بر یک صحیح تام زیادت معقول نیست بعینه آنچنانکه چون مرتبه قوس از ۳۶۰ بالا رود دور کامل ازان کاهند -

تفریق اعشاریه

همچون صحاح و لحاظ توازی همزات اینجا نیز و اگر یمین همزه مفروق منه کم از یمین همزه مفروق است یکی از یسار همزه مفروق منه با و منتقل کنند چنانکه معمول تفریق است

۲،۷۱۵،۱۷ − ۹،۹۲۸ = ۲۹،۵۸۹   ۱،۲ − ۲،۴۴ = ۲،۵۶   ۱۵،۱ − ۱،۱ = ۲،۰۵

ضرب اعشاریه

همچو صحاح بلا لحاظ همزه ضرب کنند و هر قدر کسور در مضروب یا در مضروب فیه یا در هر دو باشند بعدد آنها از مراتب حاصل ضرب

بسم الله الرحمن الرحيم

مكة المكرمة وما يقاربها في العرض عرضها كا ك

جدي

درجات البرج	امساك	طلوع	ضحوة	ظهر	عصر اول	عصر ثاني	عشا	[illegible]
٠	٢٣ -١١	٣ ١	٤٧ ٥	٣٩ ٦	٢٣ ٩	٢٨ ١٠	١٩ ١	٠٠
١	٣٢	//	//	//	//	//	//	[illegible]
٢	٣٢	//	//	//	//	//	//	٢١
٣	٣٣	//	//	//	//	//	//	٢٧
٤	٣٢	//	//	//	//	//	//	٢٦
٥	٣٣	٢	//	//	//	//	//	٢٥
٦	٣٣	//	//	//	//	//	//	٢٤
٧	٣٢	//	//	//	//	//	//	٢٣
٨	٣٣	//	//	//	//	//	//	٢٢
٩	٣٢	//	٤٦	//	//	//	//	[illegible]
١٠	٣٢	١	//	//	//	//	//	٢٠
١١	٣٢	//	//	//	//	//	//	[illegible]
١٢	٣٢	//	//	//	//	//	//	[illegible]
١٣	٣١	٠	//	٣٨	//	//	//	[illegible]
١٤	//	٠	//	//	//	//	١٨	١٦
١٥	//	-	//	//	//	//	//	١٥
١٦	٣٠	٥٩ ٢	٤٥	//	//	//	//	١٤
١٧	//	//	//	//	٤٢	//	//	[illegible]
١٨	//	٥٨	//	//	//	//	//	٣
١٩	٢٩	//	//	//	//	//	//	١١
٣٠	//	٥٧	//	٣٧	//	//	//	٠
٢١	٢٨	//	٤٤	٣٦	//	//	//	٩
٢٢	//	٥٦	//	//	//	//	//	٨
٢٣	٢٧	٥٥	//	//	//	//	//	٧
٢٤	//	٥٤	//	٣٥	//	//	//	٦
٢٥	٢٦	//	٤٣	//	//	//	//	٥
٢٦	//	٥٣	//	//	//	//	١٧	٤
٢٧	٢٥	٥٢	//	٣٤	//	//	//	٣
٢٨	//	//	//	//	//	//	//	٢
٢٥	٢٤ ١١	٥١ ٢	٤٢ ٥	// ٦	// ٩	// ١٠	// ١	١

قوس

بسم الله الرحمن الرحیم

[illegible]

الحمد لله رب العالمین و افضل الصلوات الزاکیات النامیات و اکمل التسلیمات الطیبات المبارکات علی سید المرسلین خاتم النبیین و علی آله و صحبه و اهل بیته الطاهرین اجمعین

فصل تلخیص علم مثلث کروی

چند صد سال تا زمان بطلمیوس [illegible] سال بعد از آن در استخراج مجهولات مثلث کروی تعبهای بسیار می‌کشیدند بطلمیوس در مجسطی شکل قطاع را آورد [illegible] ابونصر بن عراق بر شکل مغنی موفق شد [illegible] در اوضاع مثلث کروی [illegible] معلوم گردد [illegible] شکل ظلی [illegible] هزاران مسائل [illegible] در شرح زیج الغ بیگ [illegible] اشکال [illegible] نسبت [illegible] است [illegible] بنام المعنی المصلی المغنی و الظلی مسمی کردم تخصیص [illegible] تلخیص [illegible] اشکال [illegible] بیان [illegible] شکل [illegible] در شش بیت جمع کردم و [illegible]

در مثلث هر گه از قوسهای سه تمام — گشت بود یک قائمه باقی دو [illegible] تمام

قائمه بگذار و هر دو ضلع او [illegible] دار — وتر و هر دو زاویه را دان تمام هر چهار

هر یکی از پنج را دو جز بود همسایگین — از دو سو وان دو دگر از جانبش دوری گزین

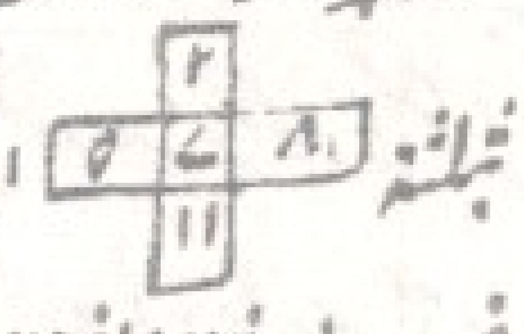
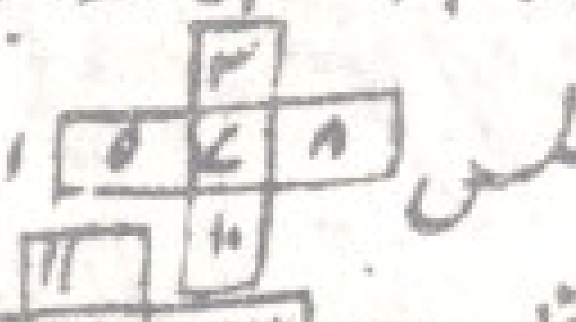
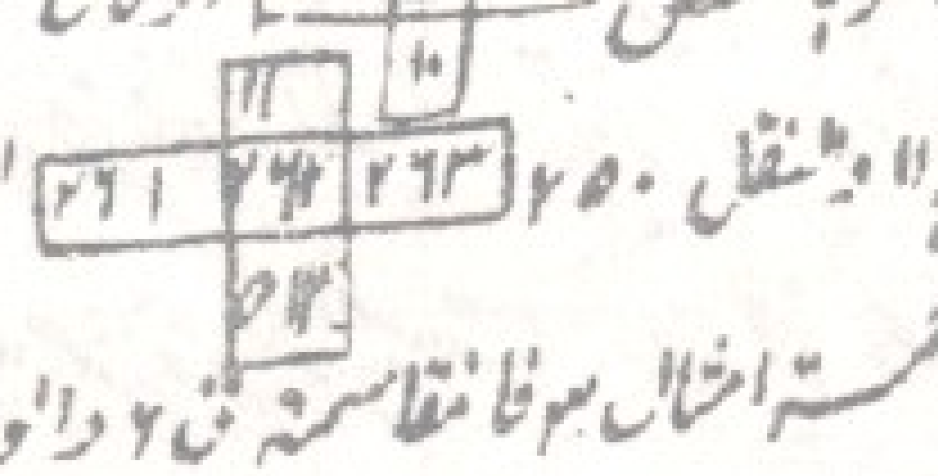
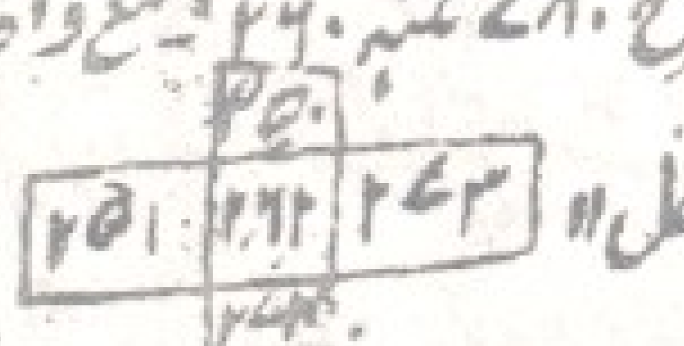
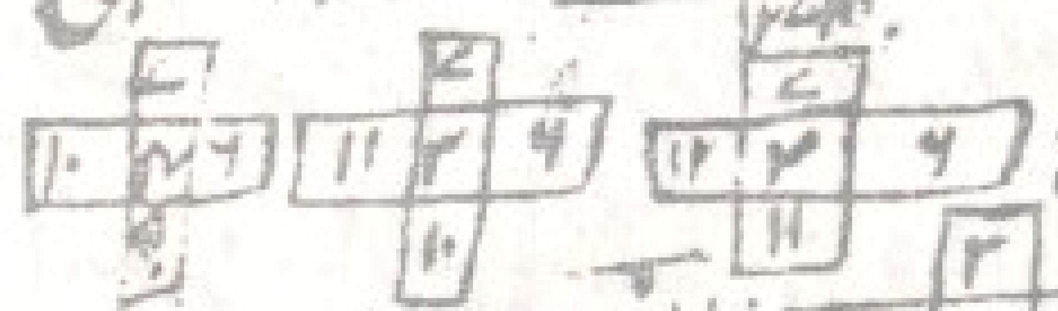
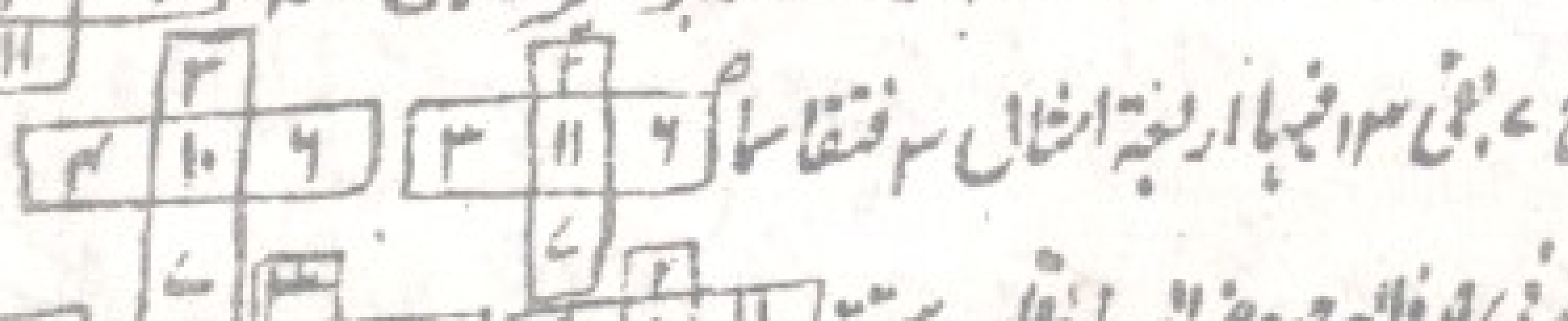
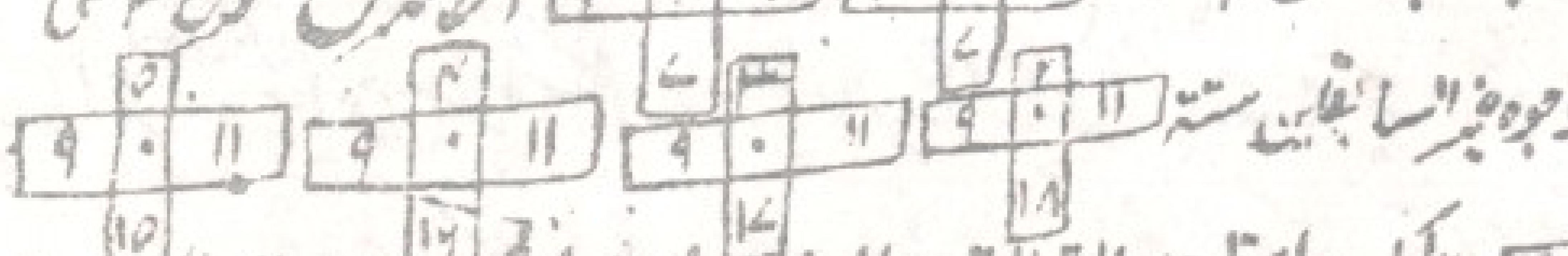
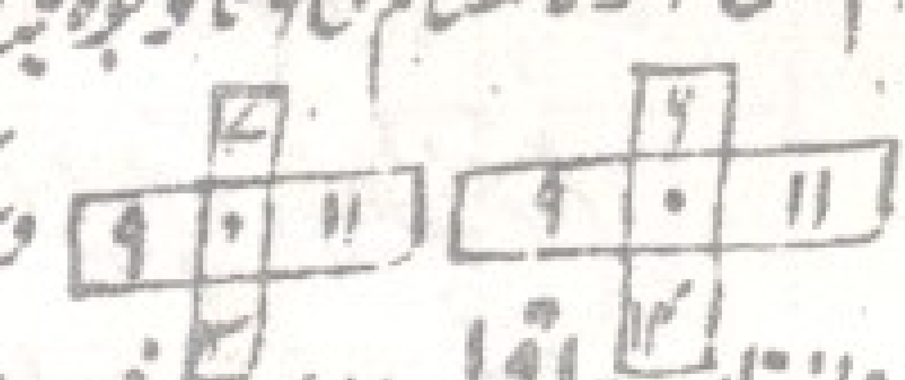
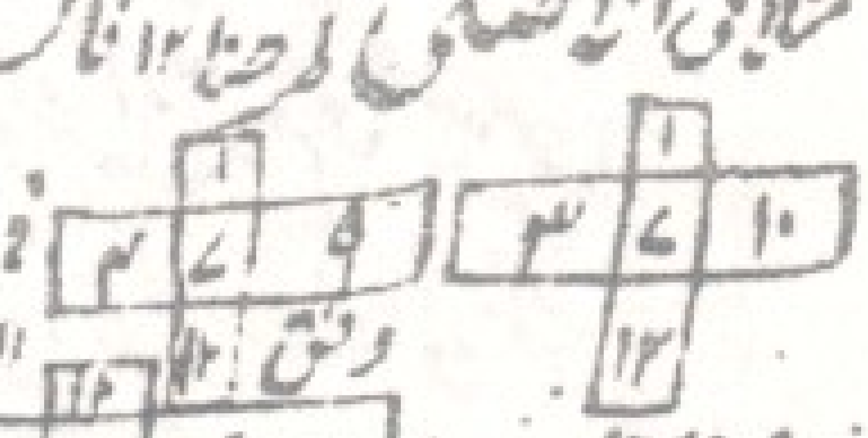
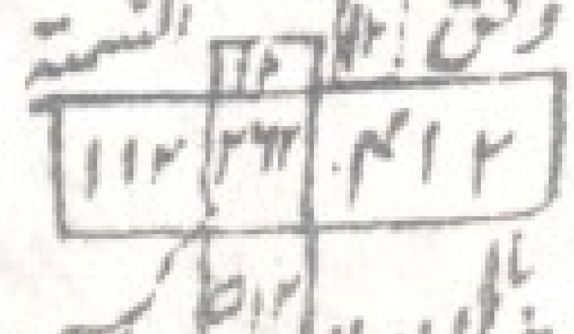
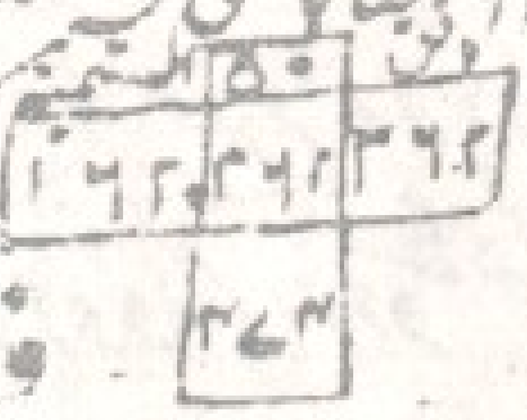
جیب هر جز فاعل ضرب دو ظل دانیش — نیز جا منضرب دو جیب التمام قصیین

قاصی و دانی دو معلوم از دو همسایه بود — گر وسط قاصی و را از [illegible] وسط دانی شود

هر دو دانی با دو قاصی شود وسط مجهول گر — منتخب است اندر تباین ظلیات اندر تواتر

معنی از منها جیوب [illegible] دو نوع مشترک حکم بود — فاز صرف اضلاع و در ضد زاویه منضم بود

زاویه با وتر شود در ظلی و وترها بضلع — با دو جز باقی به ضد گیر از [illegible]

الضابطة التاسعة تحت الاقسام الاربعة من المثلثات ايضا وتشمل فرقا تمتاز بها من ضوابط شتى
منها من عجائب النفائس سميتها ضابطة المقاسمة لان الافتتاح والنقل يقتسمان فيما تقدم او ضابطة المراقبة لانه
فيها بين المفتاح والنقل رقيبة طلبا لاحد بالنقل الاول وبالعكس اقول الطرح المطرح والنظر في الباقي من امثال
المقسوم عليه فذلك حق المفتاح في النظم الطبعي وذا حتى النقل من منزل الى منزل فيه فاجعلها شريك قسما على المفتاح
والنقل فان وضعت الخارج كله في المفتاح فالنقل بواحد وذا هو النظم الطبعي وان وضعت فوق المفتاح واحدا فالنقل بجميع
الخارج وهذه هي الضابطة السابعة وان شئت فاجعل ما شئت منه في المفتاح ويكون النقل بالباقي وهذه هي ضابطة المقاسمة
فان كان له نقد علمت مواقعه ولنأت بالامثلة الاصلي اوفاق البدوح لرحا وفيه ٤ اوجه فارجعه امثال ١٥ وزدنا
واحدا صارت ٥ فان فتحنا باربعة فنقلنا بواحد كما مر في الطبعي او فتحنا بواحد فنقلنا باربعة كما سبق في السابعة او فتح باثنين فنقل
بثلثة  او بالعكس  او وفاق التسمية باتى الطرح ٨٠ ٧ فثمنه ٢٦٠ مع واحد ٢٦١ ثلثة الوجوه
فيها جدا امثال الفتح ١١ والنقل ٢٥٠  الفتح ٢٦٠ والنقل ١١  وبش طه القطبي
الطرح ٥ بقي ١٥ فخمسة امثال ٣ فالمقاسمة في ٢ والوجوه غير الانسيين ثلثة 
البدوري الطرح ٧ بقي ٣٣ فيها اربعة امثال ٣ فتقاسما  الاعرج الطرح ٣ بقي
ثمنية امثال ٢ والاقسام في ٤ فالوجوه غير السابقين ستة 
 وعليك باستخراج اوفاق التسمية الضابطة العاشرة جمع السادسة
والمقاسمة اقول الطرح ما ثبت من اضعاف المطروح لاجل التسيير بحسبها والنظر الباقي بعد الطرح فاقسم ما فيه
من امثال المقسوم عليه بين المفتاح والنقل والتسيير فيما ذكر قد اتضح تتمة في فصل السابع الثانية في ثلاثة
مثلا في الاصلي الطرح ١٢ فالتسيير باثنين بقي ٣ مثلا ٣ فلا اقسام الا بواحد واحد فالتسيير ٢ بقي النقل
 في التسمية الطرح ٦٠٠ بقي ٦٦ فالثمن ٦٢ فيجعل باثني عشر والنقل ٥٠ فالتسيير ١٠٠
وفي النقل ١٥٠  وان عكسنا فيه النقل ١١٢  وعليك باستخراج الامثلة
في الاقسام الباقية لان الابسيط ~~الضابطة~~ فصل في تعميم الوجوه
فيما تقدم كان توسيع المطروح لكن لم يكن خروجا عن ومن تستقيد بضعافه فالان نريد الاستخراج منه راسما

سنین تامه	مرافقه ایام	شمار ایام	سنین تامه	مرافقه ایام	شمار ایام	سنین تامه	مرافقه ایام	شمار ایام
ی ن	ا و سو سو	۲۷۶۴۰۶	ه ن	ب لم لم	۵۵۲۸۱۳	یم	ح ز ی سط	۸۲۹۲۱۹
ک ن	ا سط مح مر	۲۸۷۰۳۷	ه س	ب لو ل مح	۵۶۳۴۴۴	یم	ح خ سل	۸۳۹۸۵۰
یم	ا لشاح	۲۹۷۶۶۸	مه	ب لطانه	۵۷۴۰۷۵	یم	ح نو مما	۸۵۰۴۸۱
ل ن	ا لو لح سط	۳۰۸۲۹۹	مه	ا مسلمو و	۵۸۴۷۰۶	یم	خ طانس	۸۶۱۱۱۲
م ن	ا لح له ل	۳۱۸۹۳۰	مه	ب مح الت	۵۹۵۳۳۷	یم	و س ط ح	۸۷۱۷۴۳
یم	ا لالت مما	۳۲۹۵۶۱	و	ب مح طح	۶۰۵۹۶۸	یم	و لا و مر	۸۸۲۳۷۴
ع ن	ا لد لطانسا	۳۴۰۱۹۱	یم	ب نا لط	۶۱۶۵۹۹	ه ن	یح ح اله	۸۹۳۰۰۵
ف ن	ا لرالرح	۳۵۰۸۲۲	یم	ب نح ه	۶۲۷۲۳۰	ه ن	و ما ها لو	۹۰۳۶۳۶
ق یم	ا م الد	۳۶۱۴۵۳	ن	ب شرما ا	۶۳۷۸۶۱	ه ن	و مح شر مر	۹۱۴۲۶۷
قه	ا مح کا ال	۳۷۲۰۸۵	یم	ح لح	۶۴۸۴۹۲	ی ن	و و نح	۹۲۴۸۹۸
قی	ا مو ح لو	۳۸۲۷۱۶	یم	ح ح ه لم	۶۵۹۱۲۳	یم	و سط نسط	۹۳۵۵۲۹
قیا	ا مطه مر	۳۹۳۳۴۷	یم	ح و ت لم	۶۶۹۷۵۴	یم	ی الت مطی	۹۴۶۱۶۰
یم قیا	ا نس سح	۴۰۳۹۷۸	یم	ح ح نط	۶۸۰۳۸۵	ن	و اله سو لا	۹۵۶۷۹۱
قیا	ا ه ی ط	۴۱۴۶۰۹	ه	ح نا نو لو	۶۹۱۰۱۶	یم	و کح مح مر	۹۶۷۴۲۲
یم	ا نح زی	۴۲۵۲۴۰	یم	ح سو نر ر	۷۰۱۶۴۷	یم	و لام مح	۹۷۸۰۵۳
یم	ب ا و لا	۴۳۵۸۷۱	یم	ح نا نح	۷۱۲۲۷۸	یم	و لح ی	۹۸۸۶۸۴
یم	ب و ا مس	۴۴۶۵۰۲	یم	ح ح لط	۷۲۲۹۰۹	یم	و الرله	۹۹۹۳۱۵
یم	ب و نح مح	۴۵۷۱۳۳	ی	ح ال مه	۷۳۳۵۴۰	ه	و م لب لو	۱۰۰۹۹۴۶
یم	ب طنو ی	۴۶۷۷۶۴	یم	ح الو منا	۷۴۴۱۷۱	یم	و مح الطلر	۱۰۲۰۵۷۷
ه	ب سح ره	۴۷۸۳۹۵	یم	ح الطم	۷۵۴۸۰۲	یم	و نو لو مح	۱۰۳۱۲۰۸
یم	ب ه هر لو	۴۸۹۰۲۶	یم	ح لسر مح	۷۶۵۴۳۳	یم	و مط الو نط	۱۰۴۱۸۳۹
یم	ب سح مرلس	۴۹۹۶۵۷	یم	ح لد الد	۷۷۶۰۶۴	یم	و نکا ی	۱۰۵۲۴۷۰
یم	ب کا مرح	۵۱۰۲۸۸	یم	ح لا اله	۷۸۶۶۹۵	یم	و نامح کا	۱۰۶۳۱۰۱
یم	ب الدمانه	۵۲۰۹۱۹	ه	ح مالح مو	۷۹۷۳۲۶	ه	ز الشرلس	۱۰۷۳۷۳۲
ه	ب المرلطنا	۵۳۱۵۵۱	یم	ح مه الدنر	۸۰۷۹۵۷	یم	ط هر لومس	۱۰۸۴۳۶۳
یم	ب الوس	۵۴۲۱۸۲	یم	ح مرالح	۸۱۸۵۸۸	ه	ح ه مح	۱۰۹۴۹۹۴

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي نزه ديننا عن كل ريب وعيب
واطلع نبينا على كل غيب صلى الله تعالى
عليه وعلى اله وصحبه وذريته وحزبه
وبارك وسلم كما علمه كل ما لم يعلم
وبعد فهذه اسئلة سئلت عنها او سألت عنها لاشك انها
مما منحني المولى سبحانه وتعالى من القواعد الجفرية والضوابط الحرفية في شعبان
المكرم ورمضان المعظم سنة ١٣٢٢ه جمعتها تذكرة لمن تذكر وتبصرة لمن اراد ان تبصره
والحق بها ابيات شارحة لما يقع اشهر احجه بعد ذلك والله المستعان عليه تشهدا
خبر بولا وغير ما كتب: انا العبد الضعيف عبد المصطفى احمد رضا المحمدي السني
الحنفي القادري البركاتي البريلوي غفر الله له وحقق امله واصلح عمله آمين وسميته
سائل الرضوية للمسائل الجفرية والحمد لله رب العالمين
والحمد كلمته

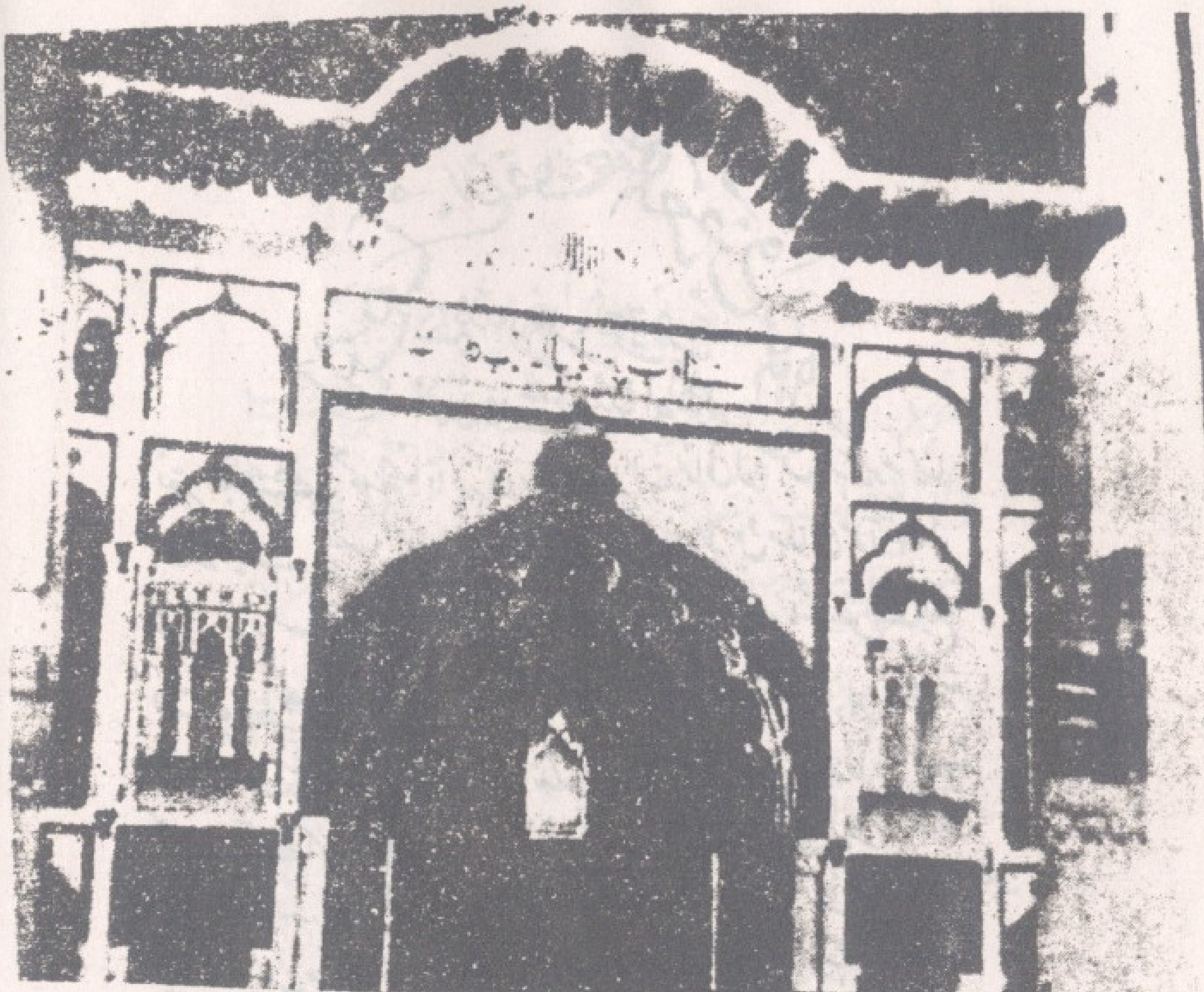
رب صل وسلم علی الحبیب المصطفیٰ وآله

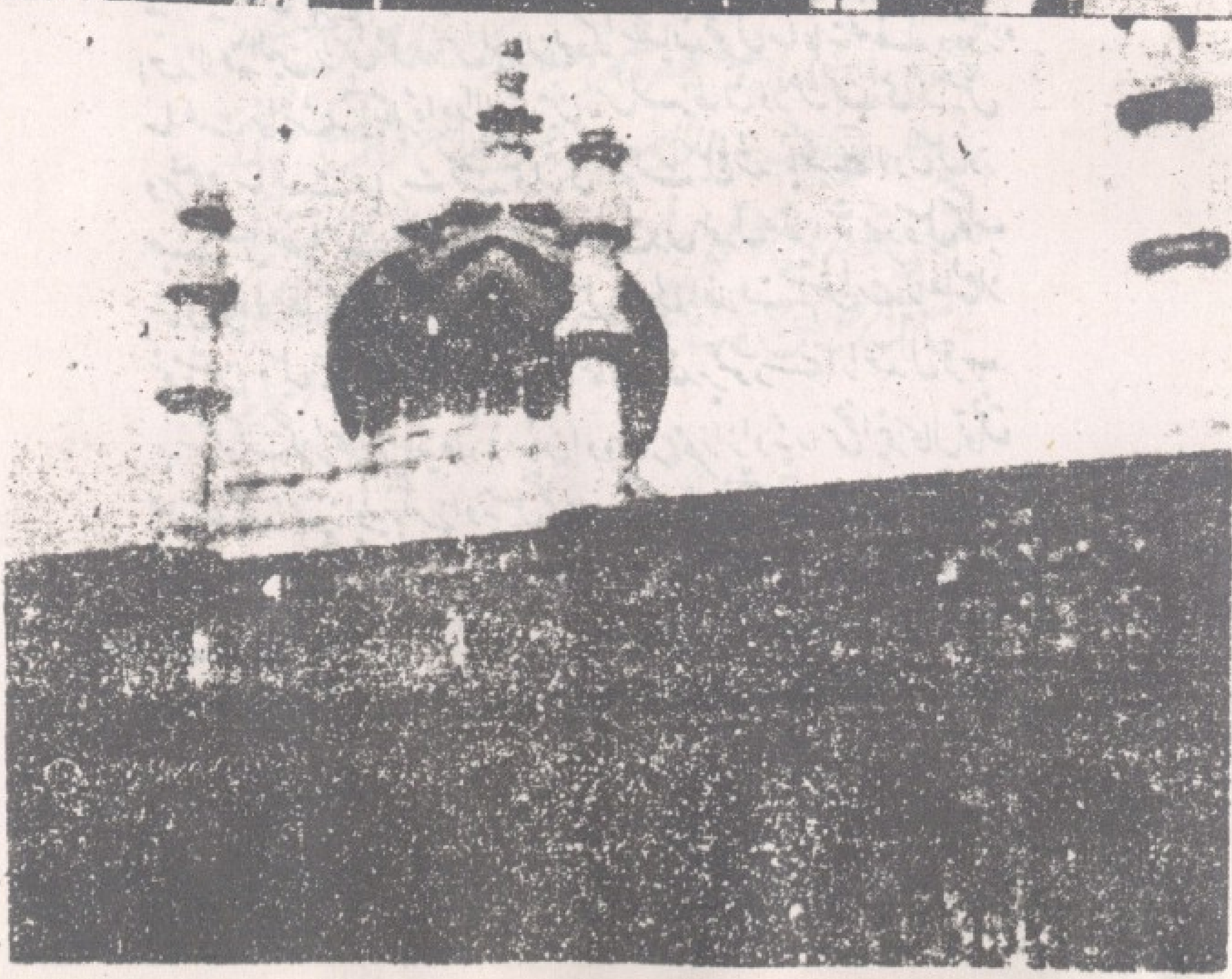
بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

فقیر عبد المصطفیٰ احمد رضا قادری بریلوی غفر الله تعالیٰ له وحقق امله میگوید این
مقالة البتة در تفصیل استخراج تقویم وعرض کواکب رجعیه میل و مطالع ممر آنها که
طریق سوم ست از طرق اربعه ادراک تقویم که در رساله خود مسفر المطالع
للتقویم والطالع آورده ایم می خواهیم که جمله صور ممکنه را احاطه کنیم و بر هر صورت
برهان هندسی آریم تا بیان مفصل و مدلل شود و باستیعاب همه اختلافات الوقوع
تکمل و بالله الاستعانة ومنه الاعانة وصلی الله تعالیٰ وبارک و
سلم علی سیدنا محمد وآله وصحبه وابنه وحزبه وعظم وکرم بین
۱ ا مطالع ممر آغاز و سر ربعی از ارباع معدل باشد یا غیر آن ب علی الاول
احد الاعتدالین راس الحمل وراس المیزان بود که منکبان تحویل ساعات صفر و دوازده
ساعت خوانند یا نظیره احد الانقلابین راس السرطان وراس الجدی که بشش
ویا بهژده ساعت عبارت کنند علی الثانی کوکب را میل باشد یا نه علی الاول میل در
جهت میل اعظم باشد اعنی مطالع از نصف اول معدل صفر تا ۱۲ ت بود و میل کوکب
شمالی خواه مطالع از نصف آخر و میل جنوبی یا بخلاف جهتش باشد که مطالع از
نیم پیشین و میل جنوبی یا از نیم دوم و میل شمالی بر تقدیر عمودے از اعتدال قرب
به سر کوکب گزرانیم و زاویه حادثه میان او و مطالع ممر از زاویه راس خوانیم بحال توافق
جهت میل این زاویه برابر زاویه میل کلی ست یا کم یا بیش و بحال تخالف مساوی
تمام او ست یا اقل یا اکثر این همه صور مختلفة الاحکام شد و به بسط کنز و از فرست

ملہ یعنی نقطه تقاطع که بجهت اتحاد به راسین تعبیر شد ورنه آن نقطه چون منسوب بمنطقه کنند این نام یابد و از معدل
نوبت و از منطقه ... ست لحرکة المنطقة الذاتیة ۱۲ منه غفر له





دائرہ معارفِ امام احمد رضا

مرتبہ:

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

مشمولات

پہلی جلد

(حالات)

پہلا باب

- حسب ونسب
- اسلاف واجداد
  - شاہانِ مغلیہ سے تعلق
  - شاہی خلعتیں اور جاگیریں
- مولانا کاظم علی خاں
- مولانا رضا علی خاں
- مولانا نقی علی خاں

دوسرا باب

- ولادت
- تعلیم وتربیت
- اساتذہ
  - فیضِ سماوی
  - علمِ لدُنی
  - قوتِ حافظہ

تیسرا باب

- تبحرِ علمی — علومِ نقلیہ
- قرآن
- تفسیر

- اُصولِ تفسیر
- حدیث
- اُصولِ حدیث
- فقہِ حنفی
- فقہِ شافعی
- فقہِ حنبلی
- فقہِ مالکی
- اُصولِ فقہ
- عقائد
- کلام
- قِرارَت
- تجوید
- حفظ
- صَرف
- نحو
- فرائض
- تصوّف
- سُلوک
- اَخلاق
- تاریخ
- سِیَر
- اَدَب

لُغت

فنِ تاریخ

اسماءُ الرِّجال

عُروض و قوافی

مَعانی

بَیان

مُناظَرہ

نظم و نثرِ عَرَبی

نظم و نثرِ فارسی

نظم و نثرِ اُردو

نظم و نثرِ ہندی

خطِّ نسخ

خطِّ نستعلیق

چوتھا باب

تبحّرِ علمی — عُلومِ عقلیّہ

مَنطِق

فلسفہ

تکسیر

ہیأۃ

حساب

ہندسہ

اُرِثماطیقی

- جبر و مقابلہ
- حساب ستیقینی
- اُکُر
- اَوفاق
- مَناظِر و مَرایا
- زیجات
- مثلّث کُرُوی
- مثلّث مُسطّح
- ہیاۃِ جدیدہ
- جَفر
- زائچہ
- مُربّعات
- نُجوم
- جَدل

پانچواں باب

- سلاسِل حدیث و فقہ

پہلا سلسلہ	،	شاہ ولی اللہ محدّثِ دہلوی
دوسرا سلسلہ	،	محمد عبد العلی لکھنوی
تیسرا سلسلہ	،	شیخ عثمان الدّمیاطی
چوتھا سلسلہ	،	شیخ عبد الرحمن سراج المکی
پانچواں سلسلہ	،	شیخ عابد السّندی المدنی
چھٹا سلسلہ	،	شیخ ابو الحسین احمد النّوری

چھٹا باب

- حج بیت اللہ شریف و زیارتِ حرمین شریفین
  - پہلا سفر
  - دوسرا سفر

ساتواں باب

- خلافت و اجازتِ سلاسلِ طریقت
  - سلسلۂ قادریہ
  - سلسلۂ چشتیہ
  - سلسلۂ نقشبندیہ
  - سلسلۂ سہروردیہ
  - دیگر سلاسل

آٹھواں باب

- شمائل و خصائل
  - اتباعِ سنّت
  - تقویٰ شعاری
  - حق گوئی و بیباکی
  - عشقِ رسول
  - خود سپردگی و خود باختگی
  - محبّتِ سادات
    - حسنِ اخلاق
    - حسنِ سلوک
    - اخلاص و ایثار

- دیانت داری
- جلالِ شریعت
- جمالِ طریقت
  - دوست نوازی
  - استغنا و بے نیازی
  - سخاوت و فیاضی
  - آئینۂ قرآن

نواں باب

- شب و روز و ماہ و سال
  - باجماعت نمازِ پنجگانہ
  - اوراد و وظائف
  - طعام و آرام
  - اوقاتِ تصنیف و تالیف
  - اوقاتِ فتویٰ نویسی
- اوقاتِ تعویذ نویسی
- اوقاتِ ملاقاتِ خاصہ
- اوقاتِ ملاقاتِ عامہ
- اعراس میں شرکت
- سالانہ محفلیں

دسواں باب

- اسفار
  - اجمیر شریف

گیارہواں باب

دوسری جلد

(مذہبیات)

پہلا باب

پس منظر

- دَورِ اکبری
- خواجہ محمدؐ باقی باللہ
- حضرتِ مجدّدِ الفِ ثانی
- شیخ عبدالحق محدّثِ دہلوی
- دورِ جہانگیر
- شیخ فرید بخاری
- نفاذِ شریعت
- دورِ عالمگیری
- خواجہ محمد معصوم
- خواجہ محمد سعید
- خواجہ سیف الدّین
- فتاویٰ عالمگیری

دوسرا باب

- ابنِ تیمیہ
- ابنِ عبدالوہاب نجدی
- شاہ ولی اللہ محدّثِ دہلوی
- شاہ عبدالعزیز محدّثِ دہلوی

خواجہ احمد سعید دہلوی

سید احمد بریلوی

اسمٰعیل دہلوی

تیسرا باب

عہدِ امام احمد رضا بریلوی کا مذہبی ماحول

عہدِ امام احمد رضا بریلوی کی مذہبی تحریکیں

شرعی امیر حنفی اور امام احمد رضا

جذباتیت وحدّتِ مزاج

مذہبی افکار و عقائد

متصوفانہ افکار و عقائد

ردِّ بدعات و منکرات

ردِّ فرقِ باطلہ

طریقۂ تبلیغ و ارشاد

حفاظتِ حنفیت

چوتھا باب

فقہائے سلف سے اختلاف اور اس کی نوعیت

امامِ نووی (حافظ ابوزکریا ابن یحییٰ شرف)

امامِ طحاوی (ابوجعفر احمد بن محمد الحنفی)

ابنِ نجیم (زین العابدین بن ابراہیم الحنفی المصری)

ابنِ ہمام (کمال الدین محمد بن عبدالواحد السیواسی)

ابنِ عابدین (محمد امین بن عمر الشامی)

حسن بن شرنبلانی (حسن بن عمار شرنبلانی)

امام غزالی (ابو حامد محمد بن محمد غزالی)

پانچواں باب

علمائے سلف سے اختلاف اور اس کے اسباب

ابنِ تیمیہؒ

ابنِ عبد الوہاب نجدی

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

سید احمد بریلوی

اسمٰعیل دہلوی

چھٹا باب

معاصر علماء و دانشوروں سے اختلاف اور اس کے اسباب

مولوی نذیر حسین دہلوی

مولوی محمد قاسم نانوتوی

مولوی رشید احمد گنگوہی

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی

مولوی اشرف علی تھانوی

سر سید احمد خاں

مولوی شبلی نعمانی

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی

مولوی محمد علی مونگیری

مولوی محمود حسن دیوبندی

مولوی ابوالکلام آزاد

مولوی عبد الماجد دریابادی

مولوی طیب عرب (پرنسپل مدرسۃ عالیہ، رام پور)

ساتواں باب

معاصر علماء سے اختلاف رائے اور اس کے اسباب

مولانا عین القضاۃ لکھنوی

مولانا عبدالحی فرنگی محلی

مولانا شاہ سلیمان پھلواروی

مولانا محمد انوار اللہ حیدر آبادی

مولانا عبدالمقتدر بدایونی

مولانا عبدالباری فرنگی محلی

مولانا لطف اللہ علیگڈھی

مولانا معین الدین اجمیری

مولانا نثار احمد کانپوری

مولانا عبدالغفار رام پوری

مولانا عبدالماجد بدایونی

مولانا محمد علی جوہر

آٹھواں باب

امام احمد رضا کے متعاقبین

مولوی حسین احمد دیوبندی

مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگوی

مولوی بشیر الدین قنوجی

مولوی محمد منظور نعمانی

نواں باب

- بریلوی اور دیوبندی امتیازات
- اہلِ سنت ——— ایک اساسی جماعت

دسواں باب

- فرقِ باطلہ امام احمد رضا کی نظر میں
- نصرانی شعار امام احمد رضا کی نظر میں
- مشرکانہ شعار امام احمد رضا کی نظر میں
- یہود و ہنود اور نصاریٰ امام احمد رضا کی نظر میں

گیارہواں باب

- عہدِ امام احمد رضا کے مسلم مذہبی ادارے
- عہدِ امام احمد رضا کے سُنّی مذہبی ادارے
- دار العلوم منظرِ اسلام، بریلی
- جماعت اہلِ سنّت، بریلی
- جماعت رضائے مصطفےٰ، بریلی

تیسری جلد

(فقہیات)

- معیارِ تحقیق
- اندازِ تحقیق
- کثرتِ دلائل و شواہد
- کثرتِ حوالہ جات
- وسعت نظری
- دِقت نظری
- اندازِ نقد و نظر
- ضمنی مسائل پر بحث
- احاطۂ سوال
- فقیہانہ جواب
- تفصیل و تفہیم
- اقوالِ متبائنہ میں ترجیح
- دلائلِ متعارضہ میں تطبیق
- مذاہب اربعہ پر عبور
- تنقیحِ مسائل
- تطفلات و معروضات
- مسائلِ جدیدہ
- مجتہدانہ شان
- حکیمانہ شان
- مُفتیانہ شان
- پایۂ تحقیق
- قوتِ فیصلہ

آٹھواں باب

- فتاویٰ رضویہ ——— اور
- علمِ قرآن
- علمِ تفسیر و اصولِ تفسیر
- علمِ فقہ و اصولِ فقہ
- علم الفرائض
- قرأت و تجوید
- لغت و علم الحروف
- تصوّف
- سیَر و تاریخ
- اسماء الرّجال
- معانی بیان

نواں باب

- فتاویٰ رضویہ ——— اور
- فلسفہ و منطق
- علمِ کلام
- علمِ توقیت
- علمِ ہندسہ
- علمِ ہیأۃ
- علمِ نجوم
- علمِ ارثماطیقی
- علمِ طبیعیّات

علمِ طبقات الارض

علمِ فلکیات

علمِ مناظر و مرایا

علمِ جغرافیہ

جبر و مقابلہ

علمِ طبّ

دسواں باب

امام احمد رضا کے مستفیدین

مولانا عبد اللہ میرداد (امام مسجدِ حرام، مکہ معظمہ)

مولانا حامد احمد جداوی (استاد عبد اللہ میرداد، مکہ معظمہ)

مولانا اسمٰعیل خلیل مکی (حافظِ کتب الحرم، مکہ معظمہ)

مولانا وصی احمد محدّث سورتی

مولانا شاہ کرامت اللہ دہلوی

مولانا انور شاہ کشمیری

مولانا ہدایت رسول رام پوری

مولانا سراج احمد خانپوری

مولانا محمد میاں مارہروی

مولانا سید محمد آصف کانپوری

مولانا فضل احمد لدھیانوی

مولانا عبد الغنی امرتسری

مفتی محمد برہان الحق جبلپوری

مولانا حبیب اللہ میرٹھی

مولانا محمد صدیق سندھی

مولانا محمد عبدالکریم درس سندھی

مولانا محمد ظفرالدین بہاری

مولانا عرفان علی بیسل پوری

پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری

مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی

مولانا محمد نعیم الدین مرآبادی

مولانا محمد امجد علی اعظمی

مولانا محمد دیدار علی شاہ الوری

گیارھواں باب

فتاوٰی رضویہ کا معاصر مجموعہ ہائے فتاوٰی سے تقابل

فتاوٰی مولوی نذیر حسین دہلوی

فتاوٰی شاہ محمد مسعود دہلوی

فتاوٰی مولوی ارشاد علی رام پوری

فتاوٰی مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری

فتاوٰی مولانا عبدالحی فرنگی محلی

فتاوٰی مولانا شاہ کرامت اللہ دہلوی

فتاوٰی مولوی رشید احمد گنگوہی

فتاوٰی مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی

فتاوٰی مولوی اشرف علی تھانوی

فتاوٰی مفتی عزیز الرحمٰن دیوبندی

فتاوٰی مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی

فتاوٰی مولانا سراج احمد خانپوری

فتاوٰی مولانا عبدالغفور ہمایونی سندھی

چوتھی جلد

(سیاسیات)

پہلا باب

دورِ اکبری اور حضرت خواجہ باقی باللہ

دوسرا باب

دورِ جہانگیری اور حضرت مجدد الفِ ثانی

تیسرا باب

دورِ عالمگیری اور نفاذِ شریعت اسلامیہ

چوتھا باب

زوالِ سلطنتِ مغلیہ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

پانچواں باب

سید احمد بریلوی اور اسمٰعیل دہلوی کی تحریک

چھٹا باب

انقلاب ۱۸۵۷ء اور علمائے اہلِ سنت

- پیر احمد اللہ شاہ مدراسی
- مولانا فیض احمد بدایونی
- مولانا فضلِ حق خیرآبادی
- مولانا کفایت علی کافی
- مفتی صدر الدین آزردہ
- مفتی عنایت احمد کاکوروی
- مولانا امام بخش صہبائی

منشی رسول بخش کاکوروی

مولوی عبدالجلیل شہید علی گڑھی

مولانا وہاج الدین

مولانا رضا علی خاں بریلوی

ساتواں باب

انقلاب ۱۸۵۷ء کے بعد کی سیاسی تحریکیں

مسلمانوں کے خلاف نصاریٰ و ہنود کا متحدہ محاذ

مولوی محمود حسن کی قوم پرستانہ تحریک

قوم پرست علماء اور مسلم مفادات

مخالفین امام احمد رضا کا جذبۂ مسابقت

آٹھواں باب

امام احمد رضا کا سیاسی ماحول

عہدِ امام احمد رضا کی سیاسی تحریکیں

تحریکِ تقلیدِ مغرب

تحریکِ حلتِ ربٰو

تحریکِ فتوائے دارالحرب

تحریکِ انسدادِ گاؤ کشی

تحریکِ ترکِ حیوانات

تحریکِ ہجرت

تحریکِ کھدر

تحریکِ خلافت

تحریکِ ترکِ موالات

نواں باب

- کانگریسی سیاست اور امام احمد رضا
- امام احمد رضا اور ہنود
- امام احمد رضا اور نصاریٰ
- امام احمد رضا اور ملّتِ مسلمہ
- تحریک آزادئ ہند اور امام احمد رضا

دسواں باب

- معاصر سیاست دانوں سے امام احمد رضا کے نظریاتی اختلاف
  - مولانا عبدالباری فرنگی محلی
  - علّامہ معین الدین اجمیری
  - مولوی محمود حسن دیوبندی
  - مولوی ابوالکلام آزاد
  - مولانا محمد علی جوہر
  - مولانا شوکت علی
  - مسٹر گاندھی

گیارہواں باب

- اسلامی سیاست میں حُبِ رسول کی اہمیت اور امام احمد رضا کا کردار
- وقت کی پکار اور امام احمد رضا
- امام احمد رضا کی سیاسی بصیرت
- امام احمد رضا کے سیاسی افکار
- امام احمد رضا کی اصلاحی تحریک
- امام احمد رضا کی اصلاحی تجاویز

- امام احمد رضا کے سیاسی کارنامے
- امام احمد رضا بحیثیت سیاست دان
- امام احمد رضا اور معاصر مسلم سیاست دانوں کے افکار کا تقابلی جائزہ

بارہواں باب

- امام احمد رضا کے معاصر علماء اور مسلم سیاست دانوں پر اثرات
- سر سید احمد خاں
- ڈاکٹر محمد اقبال
- محمد علی جناح، قائدِ اعظم
- مولوی اشرف علی تھانوی
- مولوی شبیر احمد عثمانی
- مولوی ظفر احمد عثمانی
- مفتی محمد شفیع دیوبندی
- مولانا محمد علی جوہر
- مولانا عبدالباری فرنگی محلی
- مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی
- مولانا عبدالحامد بدایونی

بارہواں باب

- تحریکِ آزادیٔ ہند میں امام احمد رضا کا کردار
- اولاد کا کردار
- مولانا حامد رضا خاں
- مولانا مفتی محمد مصطفٰے رضا خاں
- خلفاء کا کردار

- مولانا سید سلیمان اشرف بہاری
- مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی
- مولانا محمد امجد علی اعظمی
- مولانا محمد عبد العلیم میرٹھی
- مولانا احمد مختار صدیقی
- مولانا محمد ظفر الدین بہاری
- مولانا عبد السلام جبل پوری
- مولانا محمد شریف کوٹلوی
- مفتی محمد برہان الحق جبلپوری

تلامذہ کا کردار

- مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی
- سیف الاسلام مولانا منور حسین
- مولانا نواب الدین

تحریکِ آزادئ ہند میں علماءِ اہلِ سنت اور متبعینِ امام احمد رضا کا کردار

- مولانا محمد حسن جان مجددی
- مولانا محمد حسین جان مجددی
- مُلا شور بازار کابلی مجددی
- مولانا محمد ہاشم جان مجددی
- مولانا محمد اسمٰعیل جان مجددی
- مفتی محمد مظہر اللہ مجددی
- پیر غلام مجدد سرہندی
- پیر زین الحسنات مانکی شریف

پیر عبد الرحمٰن بھرچونڈی شریف

مولانا ابو الحسنات محمد احمد

مولانا ابو البرکات سید احمد

خواجہ محمد قمر الدین سیالوی

مولانا عبد الحامد بدایونی

مولانا تقدس علی خاں قادری

مولانا سید احمد سعید کاظمی

مولانا محمد اسحاق جان مجددی

پیر عبد الرحیم بھرچونڈی شریف

مولانا ظہور الحسن درس

دیوان سید آلِ رسول علی خاں

مفتی محمد عمر نعیمی

مولانا شاہ محمد عارف اللہ میرٹھی

مفتی محمد مظفر احمد دہلوی

مولانا شاہ احمد نورانی

مولانا عبد الستار خاں نیازی

مولانا غلام معین الدین مراد آبادی

مفتی اعجاز ولی خاں

پیر محمد کرم شاہ ایم اے الازہری

پانچویں جلد

(ادبیات)

پہلا باب

- امام احمد رضا — ایک نثر نگار
- عربی داں
- فارسی داں
- اردو داں
- ہندی داں

دوسرا باب

- امام احمد رضا — ایک نظم نگار
- عربی شاعری
- فارسی شاعری
- اردو شاعری
- ہندی شاعری

تیسرا باب

- اصنافِ سخن
- حمد
- نعت
- منقبت
- قصیدہ
- ہجو

مرثیہ
تاریخ گوئی
سلام

چوتھا باب

اصنافِ سخن
مُثمّن
مُسبّع
مُسدّس
مُخمّس
دوبیتی
رُباعی
قطعہ
مُستزاد

پانچواں باب

محاسن لفظی و معنوی
لطافتِ زباں
پاکیزگیٔ بیاں
بلند پروازی
محاکات آفرینی
سادگی و سلاست
ترنّم آفرینی
معنی آفرینی

مضمون آفرینی
شکوہ الفاظ
بندش کی چستی
محاورہ بندی
روزمرہ

چھٹا باب

صنائع وبدائع
صنائع معنویہ
تجاہلِ عارفانہ
تلمیح
لفّ ونشر
مراعاۃ النظیر
حسنِ تعلیل
طباق
تاکیدِ مدح بصورتِ ذم
تاکیدِ ذم بصورتِ مدح
مقابلہ
مُشاکلت
مزاوجہ
اِرصاد
عکس وتبدیل
اِیہام

- استخدام
  - تجرید
  - مبالغہ
  - الہزل الذی یُراد بہٖ الجد
  - استعجاب
  - قول بالموجب
- جمع
- تفریق
- تقسیم
- صنائع لفظیہ
- تجنیس
- اقتباس
- سیاقۃ الاعداد
- لزوم مالا یلزم
  - تضاد
  - تنسیق الصّفات
  - اتّصالِ تربیعی
  - ردّ العجز علی الصدر
- ترصیع
- سَجع
- مُوازنہ
- توشیح

ساتواں باب

- امام احمد رضا ——————— شارحِ ادب
- امام احمد رضا ——————— ناقدِ ادب
- امام احمد رضا ——————— خالقِ ادب
- امام احمد رضا ——————— امامِ ادب

چھٹی جلد

(فلسفہ وسائنس)

پہلا باب

- امام احمد رضا کا سائنسی ماحول

دوسرا باب

- امام احمد رضا کے سائنس دانوں اور علماء ہیأۃ سے نظریاتی اختلافات اور تنقیدات
  - کاپرنیکس
  - آئزک نیوٹن
  - البرٹ آئین اسٹائن
  - البرٹ ایف، پورٹا

تیسرا باب

- امام احمد رضا کے فلاسفہ اور علماء ہیأۃ سے نظریاتی اختلافات اور تنقیدات
  - مُلّا محمد جونپوری
  - نجم الدین علی محمد القزوینی
  - شمس الدین بن مبارک میرک بخاری
  - شیخ ابو علی ابن سینا
  - عبدالرحمٰن بن احمد الایجی
  - سعد الدین مسعود بن محمد تفتازانی
  - نصیر الدین بن جعفر بن محمد طوسی
  - عبد اللہ بن محمد بیضاوی

چوتھا باب

- امام احمد رضا ـــــــ واضع قواعد و اصول

پانچواں باب

- امام احمد رضا کے فلسفیانہ اور سائنسی افکار

چھٹا باب

- امام احمد رضا کے مستفیدین
- ڈاکٹر ضیاء الدین احمد (وائس چانسلر، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، بھارت
- پروفیسر حاکم علی (پرنسپل اسلامیہ کالج، لاہور، پاکستان)

ساتویں جلد

(اوّلیات وغیرہ)

پہلا باب

- اوّلیاتِ امام احمد رضا

دوسرا باب

- تحقیقاتِ امام احمد رضا

تیسرا باب

- تنقیداتِ امام احمد رضا

چوتھا باب

- تنقیحاتِ امام احمد رضا

پانچواں باب

- تعاقباتِ امام احمد رضا

چھٹا باب

- تخلیقاتِ امام احمد رضا
- امام احمد رضا کے تجدیدی کارنامے
- امام احمد رضا کے مبشرات و مکاشفات

آٹھویں جلد

(احباب و اولاد، خلفاء و تلامذہ وغیرہ)

پہلا باب

مشفقین و محسنین

دوسرا باب

اولاد و اخلاف

تیسرا باب

خلفاءِ عرب

چوتھا باب

خلفاءِ عجم

پانچواں باب

تلامذہ

چھٹا باب

متوسلین و احباب

ساتواں باب

ممتاز متبعین و معتقدین

آٹھواں باب

معاصرین علماء و صوفیاء

نویں جلد

(مصنفات و مؤلفات وغیرہ)

پہلا باب

عربی تصانیف

دوسرا باب

فارسی تصانیف

تیسرا باب

اردو تصانیف

چوتھا باب

شروح

پانچواں باب

حواشی

چھٹا باب

تراجم

ساتواں باب

دَواوِین

آٹھواں باب

مقالات و مضامین

نواں باب

فتاوٰی

دسویں جلد

(مکتوبات وخطبات وغیرہ)

پہلا باب
- مکتوبات

دوسرا باب
- خطبات

تیسرا باب
- ملفوظات

چوتھا باب
- مواعظ

پانچواں باب
- اوراد و وظائف

چھٹا باب
- عملیات وتعویذات

ساتواں باب
- وصایا

آٹھواں باب
- مراجع مصنفاتِ امام احمد رضا

نواں باب
- رجالِ مصنفاتِ امام احمد رضا

گیارہویں جلد

تاثرات

پہلا باب
امام احمد رضا علمائے عرب کی نظر میں

دوسرا باب
امام احمد رضا علمائے ہند کی نظر میں

تیسرا باب
امام احمد رضا علمائے پاکستان کی نظر میں

چوتھا باب
امام احمد رضا اساتذۂ فن کی نظر میں

پانچواں باب
امام احمد رضا اساتذہ جامعات و کلیات کی نظر میں

چھٹا باب
امام احمد رضا دانشوروں کی نظر میں

ساتواں باب
امام احمد رضا مخالفین کی نظر میں

بارہویں جلد

(حیثیات)

پہلا باب

- بحیثیتِ مجدّد
- بحیثیتِ مرشد
- بحیثیتِ مصلح
- بحیثیتِ مبلّغ
- بحیثیتِ پاسبانِ ملّت

دوسرا باب

- بحیثیتِ شیخ الاسلام
- بحیثیتِ مفکرِ اسلام
- بحیثیتِ شیخ الہند
- بحیثیتِ امام الہند

تیسرا باب

- بحیثیتِ حکیم الامّت
- بحیثیتِ قائدِ ملت
- بحیثیتِ رئیس الاحرار

چوتھا باب

- بحیثیتِ فقیہ النفس
- بحیثیتِ مفتیِ اعظم
- بحیثیتِ امیرِ شریعت

بحیثیتِ امامِ اہلِ سنّت

پانچواں باب

بحیثیتِ مفسّرِ قرآن

بحیثیتِ مترجمِ قرآن

بحیثیتِ محدّث

بحیثیتِ فقیہ

بحیثیتِ محقّق

بحیثیتِ منطقی و فلسفی

چھٹا باب

بحیثیتِ شاعرِ مشرق

بحیثیتِ سحبان الہند

بحیثیتِ ناقدِ دہر

ساتواں باب

بحیثیتِ مدرّس

بحیثیتِ واعظ

بحیثیتِ حافظ

بحیثیتِ قاری

بحیثیتِ طبیب

بحیثیتِ عامل

بحیثیتِ مبصّر

بحیثیتِ مدبّر

بحیثیتِ مُذکّر

- بحیثیتِ مُصنف
- بحیثیتِ شارح
- بحیثیتِ مُحشّی
- بحیثیتِ مترجم

آٹھواں باب

- بحیثیتِ انسان
- بحیثیتِ مومنِ کامل
- بحیثیتِ نشانِ اہلِ سنت

تیرھویں جلد

(امام احمد رضا پر تحقیقات وغیرہ)

پہلا باب

برِ اعظم امریکہ، افریقہ، یورپ، ایشیا اور امام احمد رضا

دوسرا باب

صوبہ جات پاک و ہند اور امام احمد رضا

تیسرا باب

عالمی جامعات میں امام احمد رضا پر کام کی رفتار

چوتھا باب

امام احمد رضا پر دوسرے اداروں اور اشخاص کی تحقیق

پانچواں باب

امام احمد رضا پر مزید تحقیق کی ضرورت اور طریقِ کار

چھٹا باب

امام احمد رضا کے اپنے اور مابعد عہد پر اثرات

ساتواں باب

امام احمد رضا دنیائے صحافت میں

آٹھواں باب

امام احمد رضا کے نام دینی مدارس اور ادارے

نواں باب

اشاریۂ امام احمد رضا

چودہویں جلد

(شجرات و سندات وغیرہ)

شجرۂ نسب

پدری

مادری

شجرۂ طریقت

قادریّہ

چشتیہ

نقشبندیہ

سہروردیّہ

دیگر سلاسل

سنداتِ فراغت و اجازت

سنداتِ حدیث

سنداتِ فقہ

متفرق سندات

اشاریۂ رجال

اشاریۂ اماکن

اشاریۂ کتب

ماٰخذ و مراجع

اختتامیّہ

پندرہویں جلد

(عکس نوادرات و مرقّعات)

پہلا باب

- سنداتِ شاہانِ مغلیہ
- سنداتِ علمائے عرب و عجم
- سندات اساتذۂ امام احمد رضا

دوسرا باب

- تصانیف
- شروح
- حواشی
- تراجم

تیسرا باب

- مکتوبات
- ملفوظات
- سندات امام احمد رضا

چوتھا باب

- قطعات
- قصائد
- نعت و منقبت

پانچواں باب

- سوانحی نوادر

- تقاریظ علمائے عرب

چھٹا باب

- فتاویٰ
- تقاریظ امام احمد رضا
- متفرقات

احقر محمد مسعود احمد
پرنسپل
گورنمنٹ ڈگری کالج،
ٹھٹھہ (سندھ) پاکستان

۱۱ ذیقعد ۱۴۰۱ھ
۱۱ ستمبر ۱۹۸۱ء
یوم جمعۃ المبارکہ

تاثرات

(۱)

میں نے آج تک مولانا احمد رضا خاں جیسا، فصیح، معلومات میں وسیع، ستھری اور عمدہ تحریر والا عالم نہیں دیکھا۔

(بحوالہ مکتوب سید اسماعیل بن خلیل مکی، محررہ ۱۳۲۴ھ)

شیخ احمد ابوالخیر مکی

مفتی حنفیہ، رئیس الخطباء، والائمہ بالمسجد الحرام مکہ معظمہ (رسائل رضویہ، جلد دوم، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء، ص ۲۶۲)

(۲)

مالاتِ عالیہ کے مالک ہیں۔ ہم ان کے کمالات کی حقیقت کو پا ہی نہیں سکتے۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ اپنے زمانے میں
ا ہیں۔ کیونکہ ان کا فضل و کمال اس آگ سے زیادہ روشن ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر جلائی جاتی ہے۔

(مکتوب سید مامون البری المدنی محررہ ۱۳۲۶ھ)

سید مامون البری المدنی

(رسائل رضویہ، جلد دوم، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء، ص ۲۶۴ ـ ۲۶۶)

(۳)

بلی کے اس بزرگ ہستی کے نام سے کون واقف نہیں جن کی تقریروں اور تحریروں کی آواز صرف ہندوستان
میں نہیں بلکہ افغانستان، عربستان اور مصر میں آج تک بشور و زور گونج رہی ہے۔

اللہ بخش سرشار عقیلی ٹھٹھوی

(ماہنامہ تصوف، لاہور، شمارہ ستمبر ۱۹۴۲ء، ص ۱۸)

(۴)

ہندوستان کے دورِ آخر میں ان جیسا طباع اور ذہین فقیہہ پیدا نہیں ہوا۔

علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال

(بحوالہ تحریر شریک مجلس اقبال ڈاکٹر عابد احمد علی مرحوم، سابق استاد شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی علیگڑھ)

محررہ یکم اگست ۱۹۶۰ء

(۵)

انہوں نے حقیقی اسلام کے درخشاں چہرے سے سب غلط افکار کے پردے نوچ پھینکے، اسلام اسی آب و تاب سے سامنے آیا۔ جس چمک دمک سے وہ دورِ نبوت، عہدِ خلافت اور دورِ مجتہدین سے ضیاء پاشیاں کرتا آرہا تھا۔

خان محمد علی خاں ہوتی (مرکزی وزیرِ تعلیم، حکومتِ پاکستان)

(ہفت روزہ افق، کراچی، شمارہ ۶ فروری ۱۹۷۰ء، ص ۳۰)

(۶)

وہ ابتداء ہی سے اپنی غیر معمولی ذہانت کی وجہ سے ممتاز تھے، ان کو ریاضی میں علمِ لدُنی حاصل تھا۔

ڈاکٹر باربرا مٹکاف، شعبۂ تاریخ، کیلیفورنیا یونیورسٹی، امریکہ

(ہندوستان میں مسلم مذہبی قیادت اور مصلح علماء، مطبوعہ برکلے ۱۹۷۴ء، ص ۳۵، ۳۶)

(۷)

وہ علومِ دینی میں بڑی وسیع نظر رکھتے تھے اور ان کی فضیلت کا اعتراف ان لوگوں کو بھی ہے جو ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی

(مقالاتِ یومِ رضا، حصہ دوم، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء، ص ۱۰)

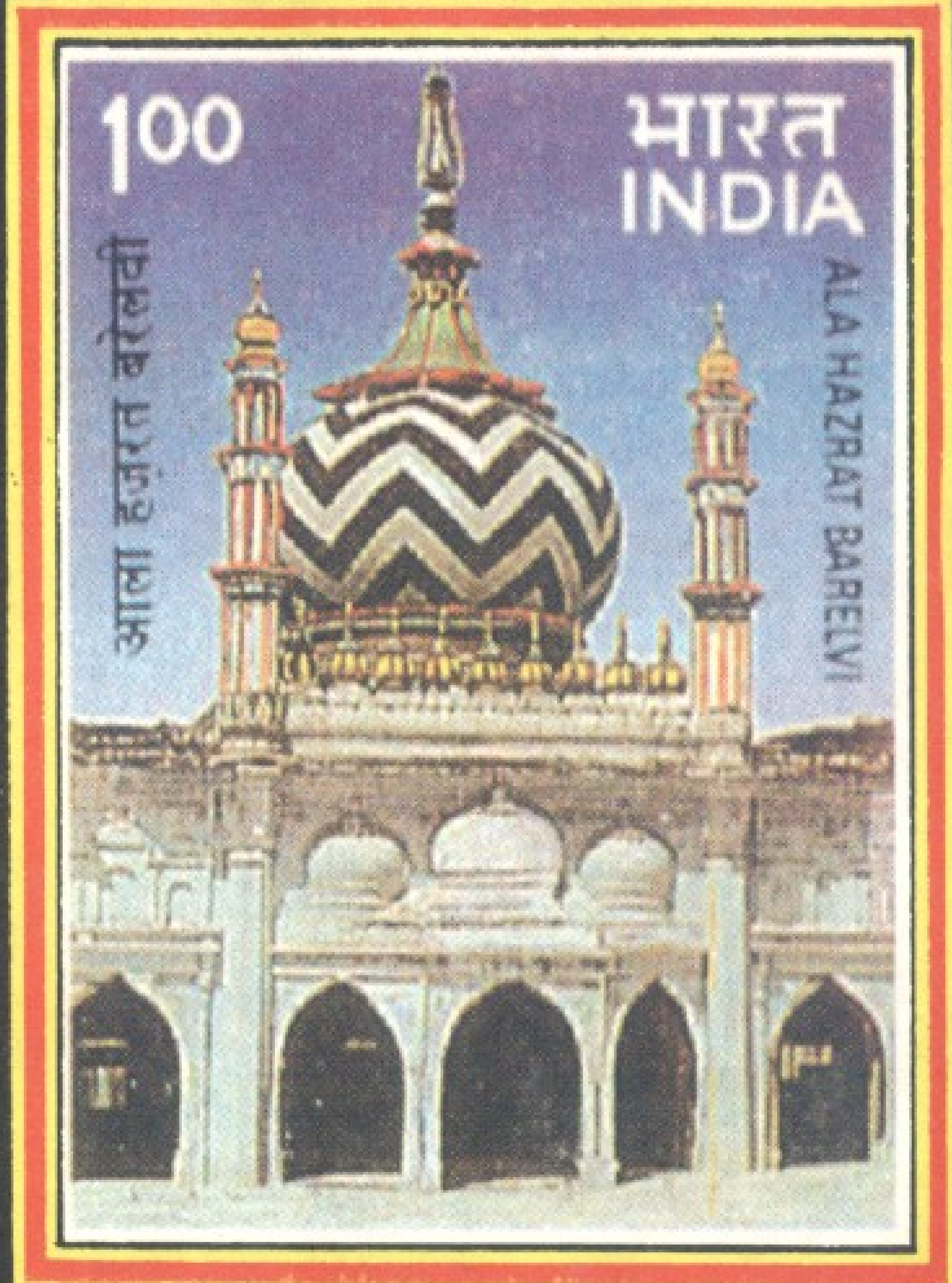
(۸)

مولانا احمد رضا خاں کو دیکھ چکا ہوں۔ وہ غیر معمولی علم و فضل کے مالک تھے، ان کا مطالعہ وسیع بھی تھا اور گہرا بھی تھا، ان کا نورِ علم ان کے چہرے بشرے سے ہویدا تھا، فروتنی و خاکساری کے باوجود ان کے روئے زیبا سے حیرت انگیز حد تک رعب ظاہر ہوتا تھا۔

نیاز فتحپوری۔

(ترجمانِ اہلسنت، کراچی، شمارہ دسمبر ۱۹۷۵ء، ص ۲۷)

ٹکٹ فراہم کرنے
پر اراکین رضا اکیڈمی
محسن اہلسنّت صاحبزادہ
اقبال احمد فاروقی
صاحب کے ممنون ہیں



حکومت ہند نے **امام احمد رضا علیہ الرحمتہ** کی علمی و روحانی خدمات کے اعتراف میں یکم جنوری ۱۹۹۶ء کو **یادگاری ڈاک ٹکٹ** اور لفافہ جاری کیا ہے جس پر آپ کے **مزار اقدس** کا عکس ہے، یہ بات اس کے باوجود ہے کہ امام احمد رضا نے کبھی بھی کانگریس یا ان کی کسی تحریک کا ساتھ نہیں دیا بلکہ ہر معاملہ میں ان کی مخالفت کی، مسلمانوں کو ان کی چالبازیوں سے خبردار کرتے رہے اور دو قومی نظریہ کو فروغ دیا، جس کی بنیاد پر ان کے متعلقین اور متوسلین عوام اور علماء نے **تحریک پاکستان کا ہراول دستہ** بن کر اس کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔

یہ بات **حکومت اسلامی جمہوریہ پاکستان** کے ارباب بست و کشاد کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ اس عظیم عبقری عصر، محسن ملت کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کرنے سے اب تک کیوں قاصر ہے؟ کیا دین و ملت کے اس **عظیم مجاہد، عظیم فقیہہ** اور عالم اسلام کے عظیم مفکر کی یاد میں ڈاک کا ایک ٹکٹ بھی نہیں جاری کر سکتے؟

اہل علم قلم اور محبان ملک و ملت آگے آئیں اور **اپنی تحریک سے حکومت پاکستان** کو اس قرض سے سبکدوشی کے لئے تیار کریں۔

شکریہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی پاکستان